ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

فروری 2023ء

ہوشیار پور میں جلسہ مصلح موعود کا منظر

20/ فروری 1944ء

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’پس یہ پیشگوئی تو پوری ہوئی۔ آپؓ نے اپنا دَور بھی گزارا لیکن پیشگوئی کے جو الفاظ ہیں یہ اس وقت تک قائم ہیں اور یہ ان شاء اللہ اس وقت تک قائم رہیں گے اور یہ چلتی چلی جائے گی جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن پورا نہ ہو جائے اور اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں نہ لہرانے لگ جائے۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی پر ہمارے جلسے اور اس کو یاد رکھنا تبھی فائدہ مند ہے جب ہم اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور وقار کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور دنیا پر اسلام کی سچائی ظاہر کر کے سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے سوا اَور کوئی نہیں جس کے ذریعہ سے اسلام کا جھنڈا دنیا میں دوبارہ لہرائے اور دنیا میں اسلام پھیلے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 18/ فروری 2022ء بحوالہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 11/مارچ 2022ء، صفحہ 9)

ہوشیارپور میں وہ کمرہ جس میں حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چالیس دن چلّہ کشی کی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

مصلح موعود نمبر

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

فروری 2023ء رجب 1444 ہجری قمری جلد 52 شمارہ 2

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق صرف اور صرف حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	14
★ پیش گوئی مصلح موعود: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں از مکرم مولانا طلحہ علی صاحب	21
★ ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے از مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب	26
★ اسلامی ورثہ کی تقریبات کی چند جھلکیاں از مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب	28
★ محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر از مکرم محمد ارشد لقمان صاحب	32
★ ”نونہالانِ جماعت“ کا صفحہ	33
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	35

رابطہ : www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝

(الرعد 39:13)

اور ہم نے یقیناً تجھ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کے لئے بیویاں بنائیں اور ذرّیّت بھی۔ اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایک آیت بھی اللہ کے اِذن کے بغیر لا سکے۔ اور ہر مقدر وقت کے لئے ایک نوشتہ تحریر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہو گی، (دعویٰ ماموریت کے بعد) 45 سال کے قریب رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور مسیح ابو بکر اور عمر کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصدِ بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متّحد الصفات اور ایک ہو گا)۔

(مشکوٰۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 901 تا 902 مطبوعہ 2015ء)

پیش گوئی مصلح موعود

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20؍فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ”مصلح موعود“ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”بِاِلْہَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اِعْلَامِہٖ عَزَّ وَ جَلَّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَاْنُہٗ وَ عَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عَنْمُوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدّس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْہَرُ الْاَوَّلِ وَ الْآخِرِ۔ مَظْہَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-102)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ دسمبر 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍دسمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق دونوں اکابر صحابہ میں سے تھے۔...دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے (حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2؍دسمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاسن اور مناقب بیان ہو رہے تھے اس سلسلے میں لوگوں میں سب سے محبوب ہونے کے متعلق ایک روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیتے تھے یعنی مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ ہم سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں۔ ایک موقعے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً فرمایا کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورج طلوع نہیں ہوا کسی آدمی پر جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہو۔

حضرت سلمان، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوسفیان آئے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کے ساتھ ابھی تک اپنا بدلہ چکتا نہیں کیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اہلِ قریش کے سرداروں کے بارے میں اس طرح کہہ رہے ہو۔ پھر آپؓ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم نے شاید سلمان، صہیب اور بلال وغیرہ کو ناراض کر دیا ہے اور اگر تم نے ایسا کر دیا تو تم نے اپنے ربّ کو ناراض کر دیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن تینوں حضرات کے پاس آئے اور کہا کہ پیارے بھائیو! کیا مَیں نے آپ لوگوں کو ناراض کر دیا ہے۔ اس پر اُن لوگوں نے کہا کہ نہیں! ایسی بات نہیں۔ اس واقعے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی کا پتا چلتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں آپؓ نے غلامی سے آزاد کرایا تھا ان کے پاس آ کر ان سے معافی مانگی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے محاسن اور خصوصی فضائل میں سے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سفرِ ہجرت میں آپؓ کو رفاقت کے لیے خاص کیا گیا اور مخلوق میں سے سب سے بہترین شخص کی مشکلات میں آپؓ اُن کے شریک تھے اور آپؓ مصائب کے آغاز سے ہی حضور کے خاص انیس بنائے گئے تھے تا کہ محبوبِ خدا ﷺ کے ساتھ آپ کا خاص تعلق ثابت ہو اور اس میں بھید یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوب معلوم تھا کہ صدیقِ اکبر صحابہ میں سے زیادہ شجاع متقی اور سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے پیارے اور مردِ میدان تھے اور یہ کہ سید الکائنات ﷺ کی محبت میں فنا تھے۔

حضورِ انور نے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق عصرِ حاضر کے بعض مستشرقین کے حوالے پیش کر کے فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ (یورپی مستشرقین) آنحضرت ﷺ کے اس اعلیٰ وارفع مقامِ نبوت کا ادراک اور شعور نہیں رکھتے اس لیے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وغیرہ کی تعریف میں اس حد تک مبالغہ آمیزی سے کام لے جاتے ہیں جو کسی طور درست نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ حضرت ابوبکرؓ ہوں یا حضرت عمرؓ یہ سب اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کامل وفادار تھے۔ یہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے خادمانہ طور ہاتھ اور پاؤں تھے۔

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابو بکر اور عمر بلکہ ابو ہریرہ کا نام لے کر رضی اللہ عنہ کہتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقع ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابو بکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو دیکھو آپؓ مکّے کے ایک معمولی تاجر تھے اگر رسول اللہ ﷺ مبعوث نہ ہوتے اور مکّہ کی تاریخ لکھی جاتی تو مؤرخ صرف اتنا ذکر کرتا کہ ابو بکر عرب کا ایک شریف اور دیانت دار تاجر تھا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع سے ابو بکرؓ کو وہ مقام ملا تو آج ساری دنیا ادب کے ساتھ ان کا نام لیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں اسلام کی خدمت اور دین کے لیے قربانیاں کرنے کی وجہ سے آج حضرت ابو بکرؓ کو جو عظمت حاصل ہے وہ کیا دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہوں کو بھی حاصل ہے۔ آج دنیا کے بادشاہوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں جسے اتنی عظمت حاصل ہو جتنی حضرت ابو بکرؓ کو حاصل ہے۔ بلکہ حضرت ابو بکرؓ تو الگ رہے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی اتنی عظمت حاصل نہیں جتنی مسلمانوں کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کے نوکروں کو حاصل ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ہمیں حضرت ابو بکر کا کتا بھی بڑی عزتوں والوں سے اچھا لگتا ہے اس لیے کیونکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے در کا خادم ہو گیا۔ جو محمد ﷺ کے در کا غلام ہو گیا تو اس کی ہر چیز ہمیں پیاری لگنے لگ گئی اور اب یہ ممکن ہی نہیں کوئی شخص اس عظمت کو ہمارے دلوں سے محو کر سکے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے ایک بیٹے جو دیر کے بعد اسلام میں داخل ہوئے تھے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھے تھے مختلف باتیں ہو رہی تھیں۔ یوں باتوں باتوں میں حضرت ابو بکرؓ سے کہنے لگے اباجان! فلاں جنگ کے موقعے پر مَیں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ آپ میرے سامنے سے دو دفعہ گزرے مَیں اگر اس وقت چاہتا تو آپ کو مار دیتا مگر مَیں نے اس خیال سے ہاتھ نہ اٹھایا کہ آپ میرے باپ ہیں۔ ابو بکرؓ یہ سن کر بولے مَیں نے تجھے اس وقت دیکھا نہیں، اگر مَیں تجھے دیکھ لیتا تو چونکہ تُو خدا کا دشمن ہو کر میدان میں آیا تھا اس لیے مَیں ضرور تجھے مار دیتا۔

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاقِ فاضلہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ابو بکرؓ وہ تھا جس کی فطرت میں سعادت کا تیل اور بتی پہلے سے موجود تھی۔ اس لیے رسول کریم ﷺ کی پاک تعلیم نے اس کو فی الفور متاثر کر کے روشن کر دیا۔ اس نے آپؐ سے کوئی بحث نہیں کی کوئی نشان اور معجزہ نہیں مانگا۔ معاً سن کر اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! تو بول اٹھے کہ آپؐ گواہ رہیں مَیں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔ یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ سوال کرنے والے بہت کم ہدایت پاتے ہیں ہاں حسنِ ظن اور صبر سے کام لینے والے ہدایت سے پورے طور پر حصّہ لیتے ہیں۔ اس کا نمونہ ابو بکرؓ اور ابوجہل دونوں میں موجود ہے۔ ابو بکرؓ نے جھگڑا نہ کیا اور نشان نہ مانگے مگر اس کو وہ دیا گیا جو نشان مانگنے والوں کو نہ ملا۔ اس نے نشان پر نشان دیکھے اور خود ایک عظیم الشان نشان بنا۔ ابوجہل نے حجت کی اور مخالفت اور جہالت سے باز نہ آیا اس نے نشان پر نشان دیکھے مگر دیکھ نہ سکا آخر خود دوسروں کے لیے نشان ہو کر مخالفت میں ہی ہلاک ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ صدیق اور فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم نیکوکار اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چُن لیا۔ اور جو خدائے رحمٰن کی عنایات سے خاص کیے گئے اور اکثر صاحبانِ معرفت نے ان کے محاسن کی شہادت دی۔ انہوں نے بزرگ و برتر خدا کی خوشنودی کی خاطر وطن چھوڑے۔ ہر جنگ کی بھٹی میں داخل ہوئے اور موسمِ گرما کی دوپہر کی تپش اور سردیوں کی رات کی ٹھنڈک کی پروا نہ کی بلکہ نَوخیز جوانوں کی طرح دین کی راہوں پر محوِ خرام ہوئے اور اپنوں اور غیروں کی طرف مائل نہ ہوئے اور اللہ رب العالمین کی خاطر سب کو خیرآباد کہہ دیا۔ ان کے اعمال میں خوشبو اور ان کے افعال میں مہک ہے اور یہ سب کچھ ان کے مراتب کے باغات اور نیکیوں کے گلستانوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور ان کی بادِ نسیم اپنے معطر جھونکوں سے ان کے اسرار کا پتا دیتی ہے اور ان کے انوار اپنی پوری تابانیوں سے ہم پر ظاہر ہوتے ہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ بخدا! اللہ تعالیٰ نے شیخین یعنی ابو بکر اور عمر اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیرالانام محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ چنانچہ جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے اور ان کی قطعی دلیل کو حقیر جانتا ہے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آتا بلکہ ان کی تذلیل کرتا اور انہیں برا بھلا کہنے کے درپے رہتا ہے اور زبان درازی کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلبِ ایمان کا ڈر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق دونوں اکابر صحابہ میں سے تھے ان دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنا راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنا لیا۔ ان دونوں کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ کچھ حصّہ، چند حوالے اور ہیں جو ان شاء اللہ آئندہ پیش ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 9/دسمبر 2022ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/دسمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباسات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پیش کیے تھے اس بارے میں آپؑ کے مزید کچھ ارشادات پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اس کارواں کے امیر تھے جس نے اللہ کی خاطر بلند چوٹیاں سر کیں۔ انہوں نے متمدن اور بادیہ نشینوں کو حق کی دعوت دی یہاں تک کہ اُن کی یہ دعوت دُور دراز تک پھیل گئی اور ان دونوں کی خلافت میں بکثرت ثمراتِ اسلام ودیعت کیے گئے اور کئی طرح کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ کامل خوشبو سے معطر کی گئی اور اسلام حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں مختلف اقسام کے فتنوں کی آگ سے غم رسیدہ تھا اور قریب تھا کہ کھلی کھلی غارت گریاں اُس کی جماعت پر حملہ آور ہوں اور اُس کے لُوٹ لینے پر فتح کے نعرے لگائیں۔ پس عین اُس وقت حضرت ابوبکرؓ کے صدق کی وجہ سے ربِّ جلیل اسلام کی مدد کو آپہنچا اور گہرے کنویں سے اُس کا مطاعِ عزیز نکالا۔ چنانچہ اسلام بدحالی کے انتہائی مقام سے بہتر حالت کی طرف لوٹ آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے اوصاف حمیدہ آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں اور جس نے انکار کیا اُس نے جھوٹ بولا اور ہلاکت اور شیطان سے جاملا۔ جن لوگوں پر حضرت ابوبکرؓ کا مقام و مرتبہ مشتبہ رہا ایسے لوگ عمداً خطا کار ہیں اور انہوں نے کثیر پانی کو قلیل جانا اور ایسے شخص کی تحقیر کی جو اوّل درجہ کا مکرم و محترم تھا۔ حضرت ابوبکرؓ سے مومنوں کے لیے ہمیشہ فلاح و بہبود ہی ظاہر ہوئی۔ وہ شخص جس نے دنیا سے صرف اسی قدر حصہ لیا جتنا اُس کی ضرورتوں کے لیے کافی تھا پھر کیسے خیال کیا جاسکتا ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ظلم روا رکھا ہوگا۔ اللہ صدیق اکبرؓ پر رحمتیں نازل فرمائے کہ آپؓ نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور قیامت تک کے لیے اپنی نیکیوں کا فیضان جاری کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ بلاشبہ اسلام اور مُرسلین کے فخر ہیں۔ آپؓ کا جوہر فطرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوہر فطرت کے قریب تر تھا۔ آپؓ نبوت کی خوشبوؤں کو قبول کرنے کے لیے مستعد لوگوں میں سے اوّل تھے۔ آپؓ اُن لوگوں میں سے پہلے تھے جنہوں نے میل سے اَٹی چادروں کو پاک اور صاف پوشاکوں سے تبدیل کر دیا اور انبیاء کے اکثر خصائل میں انبیاء کے مشابہ تھے۔ ہم قرآن کریم میں آپؓ کے ذکر کے سِوا کسی اور صحابی کا ذکر بجز ظن و گمان کرنے والوں کے ظن کے قطعی اور یقینی طور پر موجود نہیں پاتے اور ظن وہ چیز ہے جو حق کے مقابلہ پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ حق کے متلاشیوں کو سیراب کرسکتا ہے اور جس نے آپؓ سے دشمنی کی تو ایسے شخص اور حق کے درمیان ایک ایسا بند دروازہ حائل ہے جو صدیقوں کے سردار کی طرف رجوع کیے بغیر نہ کھلے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی رُوح میں صدق و صفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی خواہ سارا جہان مرتد ہوجائے آپؓ اُن کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے اور اسی وجہ سے اللہ نے نبیوں کے فوراً بعد صدیقوں کے ذکر کو رکھا اور فرمایا

فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (سورۃ النساء 4:70)

اور اس آیت میں صدیق اکبرؓ اور آپؓ کی دوسروں پر فضیلت کے اشارے ہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں سے آپؓ کے سِوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تاکہ وہ آپؓ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے۔ اس آیت میں سالکوں کے لیے کمال کے مراتب اور اُن کی اہلیت رکھنے والوں کی جانب بہت بڑا اشارہ ہے۔ اور جب ہم نے اس آیت پر غور کیا تو یہ منکشف ہوا کہ یہ آیت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات پر سب سے بڑی گواہ ہے اور اس میں گہرا راز ہے جو ہر اُس شخص پر منکشف ہوتا ہے جو تحقیق پر مائل ہوتا ہے۔ پس ابوبکرؓ وہ ہیں جنہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صدیق کا لقب عطا کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ابن خلدون کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی اور آپؐ پر غشی طاری ہوگئی اور نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہہ دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرنے کے بعد فرمایا کہ ابوبکرؓ کے دروازے

کے سوا مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کر دو کیونکہ میں تمام صحابہ میں احسان میں کسی کو بھی ابوبکرؓ سے زیادہ افضل نہیں جانتا۔

پھر ابن خلدون کہتے ہیں کہ اللہ کے لطیف احسانات میں سے جو اُس نے آپؓ پر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال قرب کی جو خصوصیت آپؓ کو حاصل تھی وہ یہ تھی کہ آپؓ اُسی چارپائی پر اُٹھائے گئے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھایا گیا تھا اور آپؓ کی قبر کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرح ہموار بنایا گیا اور صحابہ نے آپؓ کی لحد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد کے بالکل قریب بنایا۔ آپؓ نے جو آخری کلمہ ادا فرمایا وہ یہ تھا کہ اے اللہ! مجھے مسلم ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکرؓ ایک نادرِ روزگار بخدا انسان تھے جنہوں نے اندھیروں کے بعد اسلام کے چہرے کو تابانی بخشی۔ جس نے اسلام کو ترک کیا اُس سے آپؓ نے مقابلہ کیا۔ جس نے حق سے انکار کیا آپؓ نے اُس سے جنگ کی اور جو اسلام کے گھر میں داخل ہو گیا تو اُس سے نرمی اور شفقت کا سلوک کیا۔ آپؓ نے اشاعت اسلام کے لیے سختیاں برداشت کیں۔ آپؓ ہر مدمقابل سے نبرد آزما ہونے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپؓ نے ہر اُس شخص کو جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تمام تعلقات کو پرے پھینک دیا۔ آپؓ کی تمام خوشیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھیں۔ میں نے صدیق اکبرؓ کو واقعی صدیق پایا اور آپؓ کو تمام اماموں کا امام اور دین اور امت کا چراغ پایا۔ بخدا حضرت ابوبکرؓ حرمین میں بھی اور دونوں قبروں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ اس سے میری مُراد ایک تو غار کی قبر ہے اور دوسری وہ قبر ہے جو مدینہ میں خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانے پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تُلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا وہ زمانہ بڑا ابتلا کا تھا۔ اُس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اُس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت بجز صدق اور ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔ آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلا ہم پر آجائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بات سُن کر بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں سُن ہو جائیں گے اُن کو فوراً اپنی جائیدادوں اور رشتہ داروں کا خیال آجائے گا کہ ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ مشکلات کے وقت ہی ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس لیے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے اخلاق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا اثر پڑا ہوا تھا اور آپؓ کا دل نور یقین سے بھرا ہوا تھا اس لیے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ اسلام کے لیے آدمِ ثانی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ آپؓ صفات نبوت کے تمام انسانوں سے زیادہ حقدار تھے اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بننے کے لیے اولیٰ تھے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے آپؓ کو فنا کر دیا تھا۔ بدری صحابہ کے ذکر میں یہ آخری ذکر تھا جو اب ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو معیار انہوں نے قائم کیے ہم بھی اُن معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ دسمبر 2022ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز ارشادات کی روشنی میں دعا کی حقیقت، آداب، ضرورت اور اس سے متعلق ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/ دسمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دعا کے متعلق بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں۔ دعا اور خدا کے متعلق سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دہریت کے حامی اعتراض اٹھاتے ہیں۔ انسان کو خدا اور مذہب سے دُور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے لوگوں پر بھی بعض دفعہ

شیطانی خیالات اثر ڈال دیتے ہیں۔ کم علم لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ معمولی سے ابتلاء کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے دعاؤں کے سننے کے متعلق اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

آج مَیں دعا کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کروں گا۔ حضورؑ کی تحریرات میں دعا کی حقیقت، آداب، ہماری ذمہ داریوں، دعا کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ پر یقین کے متعلق بہت وضاحت موجود ہے۔ اس حوالے سے کہ اچھے حالات میں بھی ہمیں دعا کی طرف توجہ رکھنی چاہئے تا کہ مشکلات میں بھی ہماری دعائیں قبول ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ مصیبت کے وقت اسے نہیں بھلاتا اور جو امن کے وقت کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعا کرتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مصیبت کے نزول کے وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ دعا مانگتے وقت انسان کی کیا حالت ہونی چاہئے اور دعا کے کیا آداب ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا لازمی ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی لیے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اسی لیے سکھایا کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ الرَّحۡمٰنِ یعنی بلا مانگے اور سوال کے بغیر دینے والا ہے۔ الرَّحِیۡمِ یعنی سچی محنت پر صحیح ثمراتِ حسنہ عطا کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ 'سچی محنت' یہ غور کرنے والا لفظ ہے۔ سچی محنت کے معیار وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائے ہیں یعنی ایک جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر فرمایا مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ یعنی جزا سزا آخرت کی اور اس دنیا کی بھی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ اس کا رب کتنا بڑا ہے۔ جب خدا کو حاضر جان کر پکارتا ہے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یعنی ہم تیری عبادت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی ایسی راہ جو بالکل سیدھی ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے جس پر محنت کرنے سے کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا صراطِ مستقیم وہی ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا وَلَا الضَّآلِّیۡنَ نہ ان کی جو دُور جا پڑے ہیں۔

فرمایا: اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے کُل دنیا اور دین کی راہ مراد ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے ویسے ہی اس کے مراتب اور درجات کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

فرمایا: دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کروانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانے میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت سے ہی بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔

دعا کرنے والے کے لیے صبر کے متعلق فرمایا دیکھو! دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں بیج بو آتا ہے۔ بظاہر تو اس نے ایک اچھے خاصے بیج کو باہر زمین میں دبا دیا۔ لیکن عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کون سا موقع ہے وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا ہے اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے۔

فرمایا: مَیں نے اپنے تجربے سے دیکھا ہے اور گزشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصے سے اس کے آستانے پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب میرا بچہ کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھالے تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہو گا یا ایک مایوسی بخش حالت میں خود مبتلا ہو گی؟ اسی طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ اور نہ نرا نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں۔

فرمایا: دیکھو! ابراہیمؑ نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی؟ ابراہیم کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی۔ اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

دعا کی قبولیت کے لیے جسم اور روح کا کیسا تعلق ہونا چاہئے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو تو وہ کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ یہ تکالیف ان کو کوئی نور اور سکینت نہیں بخشتیں۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کا اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ مغز چاہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا تو قربانی کی کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح پر نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا یہ بالکل پکّی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے

خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور ان میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے۔ جو صرف جسم سے خدمت لیتے ہیں اور روح کو شامل نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ روح اور جسم کا خدا تعالیٰ نے باہم تعلق رکھا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے مثلاً اگر ایک شخص تکلف سے رونا چاہے تو اس کو رونا آ ہی جائے گا۔ اسی طرح پر نماز کی جس قدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مثلاً کھڑا ہونا یا رکوع کرنا اس کے ساتھ ہی روح پر بھی اثر پڑتا ہے اور جس قدر جسم میں نیازمندی کی حالت دکھاتا ہے اسی قدر روح میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ خدا نرے سجدے کو قبول نہیں کرتا مگر سجدے کو روح کے ساتھ ایک تعلق ہے اس لیے نماز میں آخری مقام سجدے کا ہے۔ جس وقت انسان نیازمندی کے آخری مقام پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ پس جسم کو روح کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں لذت نہیں آتی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ لذت اپنے اختیار میں نہیں ہے اور لذت کا معیار بھی الگ ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اشد درجے کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ اس تکلیف کو بھی لذت ہی سمجھ لیتا ہے۔ ساری لذت اور راحت دکھ کے بعد آتی ہے۔ اسی لیے قرآن شریف نے یہ قاعدہ بتایا ہے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔ اسی طرح پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو عبادت میں لذت نہیں آتی ان کو پہلے اپنی جگہ سوچ لینا چاہئے کہ وہ عبادت کے لیے کس قدر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خود تو کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھاتے اور سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے دعا کروانے سے کام ہو جائیں گے۔ ایسے ہی ایک موقع پر حضورؑ نے ایک شخص کو فرمایا اگر آپ خود بھی توجہ سے دعا کریں تو ہی میری دعاؤں کا بھی اثر ہوگا۔

حضورِ انور نے فرمایا آج کل مذہب اور خدا تعالیٰ کے مخالفین اور دہریت کے حامیوں کی ساری توجہ اس طرف ہے کہ یہ دلوں میں ڈالا جائے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں کیا دیا۔ مذہب کا کیا فائدہ ہے۔ مذہب سست بناتا ہے۔ مذہب خیالی باتیں ذہنوں میں پیدا کرتا ہے۔

ایسے میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرے۔ عبادتوں کی حفاظت اور دعاؤں پر یقین رکھنا یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے بالخصوص دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح الجزائر میں بھی آج کل پھر انہیں اُبال آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور ہر پریشانی سے بچائے اور دشمن کو خائب و خاسر کرے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 23؍ دسمبر 2022ء

قادیان اور بعض افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ کے آغاز پر احباب جماعت کو ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے کی نصائح
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں آپؑ کی بعثت اور قیام سلسلہ احمدیہ کے مقاصد کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 دسمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے قادیان اور بعض افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک کے جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کو جلسے کے آخری دن قادیان کے جلسے سے خطاب ہوگا اس میں باقی سات آٹھ افریقن ممالک بھی شامل ہوں گے۔ کوشش ہوگی کہ ان سب ممالک کو ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست ملا دیا جائے۔ آج ان ممالک میں سب لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خطبہ سن رہے ہوں گے اس لیے اس ماحول میں مَیں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الفاظ میں وہ باتیں پیش کروں جن میں آپؑ کی بعثت اور جماعت کے مقصد کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے اور مختلف نصائح فرمائی ہیں۔ بہت سے نومبائع اور نئی نسل کے احمدی ان جلسوں میں شامل ہوں گے لہٰذا یہ باتیں اِن کو بھی جاننا ضروری ہیں تا کہ یہ اِن دنوں میں اپنے ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے آپؑ کی بعثت اور اپنی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کریں۔

قیامِ سلسلہ احمدیہ کی غرض کیا تھی اور کیوں اس زمانے میں اس کا قیام ضروری تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لیے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ

کو قائم کیا۔ جو لوگ اسلام کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر گزرا ہے جو اس قدر سبّ وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو۔ قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپؐ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جب کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور اس سلسلے میں شامل ہوئے کہ جہاں اپنی حالتوں کو درست کریں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجیں اور ان دنوں میں خاص طور پر درود کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں گے تو اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائی دنیا کو دکھاؤں۔ یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو اُن کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آج جلسوں میں ہزاروں احمدیوں کی شمولیت بھی اِن نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے کی سچائی کی اس قدر صورتیں موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلے کی عظمت کو دکھایا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں کہ صرف مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک پاک تبدیلی پیدا ہو، توحید خالص پر قدم مارنے والے انسان بنیں۔ تب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے جاتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اُس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے (سورۃ العنکبوت 70:29) کے موافق اپنی راہ دکھا دیتا ہے۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق سے تمام ناجائز راستوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اُس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اُس کو ملے۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اگر اُس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض سے پاک صاف ہے تو پھر اُس کے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اُسے اپنے سائے میں لے کر خود اُس کی پرورش کا ذمہ لیتا ہے۔ اور اگر اُس کے دل کے کسی کونے میں بھی شرک اور بدعت کا کوئی حصہ بھی ہوتا ہے تو اُس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اُس کے منہ پر اُلٹا مارتا ہے۔

صحابہؓ کا جیسا نمونہ اپنانے اور اُن جیسا اخلاص و وفا پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان ظاہر کیے ہیں تو غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرن کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلے میں داخل ہوں چونکہ وہ آخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ میں داخل ہوتے ہیں اس لیے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔

اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں ایک قرونِ ثلاثہ، اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ وہ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے جو حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ اور وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (سورۃ الجمعہ 4:62) صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے یعنی اُن کے عمل مختلف ہیں۔ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت ہی مصائب کا شکار رہا۔ دین بگڑتا گیا اور چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے پیدا ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ایک اور گروہِ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلے میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لیے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مطالب اور مقاصد اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے جو کہ ابھی بہت دُور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جن کے قیام سے اللہ تعالیٰ کا منشا ہے۔ توحید کے اقرار، ذکرِ الٰہی اور اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں ایک خاص رنگ ہو۔ پس یہ ہیں وہ مقاصد جن کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کو خاص توجہ اور سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو اُن کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے

دیا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف کی ہی یہ شان ہے کہ وہ ایک فیصلہ کُن کلام ہے۔ ہمارے مخالف صرف اسی لیے ہماری مخالفت میں تیز ہیں کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ سراسر نُور، حکمت اور معرفت ہے ویسا ہی دکھانا چاہتے ہیں۔ قرآن شریف کو کثرت سے ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔ بیعت کر کے ہم نے اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ ہر وقت استغفار کرتے رہیں۔ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بہت پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ پس شیطان سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ پس دنیا کا ہر احمدی اس بات پر غور کرے کہ کیا ہم وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں ہر وقت اس کے لیے کوشش اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضور انور نے آخر میں مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور مکرم عیسیٰ جوزف صاحب معلم سلسلہ گیمبیا کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد فرمایا کہ مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور باقی مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ دسمبر 2022ء

آنحضرت ﷺ کے چچا، عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان
دنیا کے بگڑتے حالات کے پیشِ نظر سالِ نو کے آغاز پر خاص دعاؤں کی تحریک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 دسمبر 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کے اختتام پر مَیں نے بتایا تھا کہ بدری صحابہ کا ذکر اب ختم ہوا۔ لیکن بعض صحابہ جن کا پہلے ذکر ہوا تھا ان کے متعلق بعض باتیں بعد میں سامنے آئی ہیں، کسی موقعے پر وہ بیان کروں گا یا جب ان کی اشاعت ہو گی تو اس میں یہ باتیں آ جائیں گی۔ بعض لوگ لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اس تاریخ کو سن کر بہت فائدہ ہوا ہے، اس لیے مَیں نے مناسب سمجھا کہ یہ حصّہ بھی خطبات میں بیان ہو جائے۔

اس ضمن میں پہلا ذکر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپؐ کو بہت پیارے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ نام بہت پسند تھا۔ حضورِ انور نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ازواج اور ان سے ہونے والی اولاد کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے متعلق روایت میں ہے کہ جب آپؓ نے غصّے کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ ہاں! مَیں محمدؐ کے دین پر ہوں تو آپؓ کہتے ہیں کہ بعد میں مجھے ندامت ہوئی کہ مَیں نے اپنے اجداد کے دین کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ مَیں رات بھر سو نہ پایا۔ پھر مَیں خانہ کعبہ کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی کہ اے اللہ! میرے سینے کو حق کے لیے کھول دے اور شکوک و شبہات کو دُور کر دے۔ مَیں نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں ثباتِ قدم کی دعا کی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے حضرت جبرئیلؑ ان کی حقیقی شکل میں دکھائیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انہیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت جبرئیلؑ خانہ کعبہ کی اُس لکڑی پر اتر آئے جس پر مشرکین طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اپنی نگاہ اٹھاؤ۔ جب انہوں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ جبرئیلؑ کے دونوں پاؤں ایک قیمتی سبز پتھر زبرجد کی مانند ہیں پھر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غشی کی حالت میں گر پڑے۔

صفر 2/ ہجری میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ودّان کے لیے مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے تو اسلام کا پرچم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ جمادی الاولیٰ 2/ ہجری میں پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قریشِ مکّہ کی طرف سے کوئی خبر پا کر مہاجرین کے ڈیڑھ سو سے دو سَو کے قریب افراد کے ہمراہ غزوہ کے لیے نکلے تو ایک بار پھر عَلَمِ اسلام حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ جنگِ بدر میں مبارزت طلبی کے وقت قریش کے لشکر سے عتبہ اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کو ساتھ لے کر لشکر سے آگے بڑھا اور عرب کے قدیم دستور کے مطابق انفرادی لڑائی کے لیے مبارز طلبی کی۔ انصار ان کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

منع کرتے ہوئے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آگے بڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ تینوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی رشتے دار تھے اور آپؐ یہی چاہتے تھے کہ ہر خطرہ کے وقت آپؐ کے رشتے دار سب سے آگے بڑھیں۔ حضرت عبیدہ بن مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولید کے بالمقابل، جب کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عتبہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبہ کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنے اپنے مدِّمقابل کو ایک دو واروں میں ہی خاک میں ملا دیا۔ تاہم حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ولید میں چند اچھی ضربیں پڑیں اور بالآخر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں کاری زخم کھا کر گرے جس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولید کا تو فوری خاتمہ کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر اپنے کیمپ میں لے آئے مگر حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس صدمے سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستے میں انتقال کر گئے۔

شراب کی حرمت سے قبل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنیوں کو نشے کی حالت میں انتہائی بے رحمی سے مار دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو آپؓ کو بہت دکھ ہوا اور آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب تفصیل سن کر موقعے پر تشریف لائے اور خفگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت بھی نشّے کی حالت میں تھے چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیگر سب کو دیکھ کر کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم الٹے قدم واپس لوٹ آئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جب شراب کی حرمت قائم ہوگئی تو پھر صحابہؓ شراب کے قریب بھی نہ گئے، یہ معیار تھا ان صحابہ کا!

غزوۂ بنو قینقاع میں بھی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیش پیش تھے اور اس غزوہ میں بھی عَلَمِ اسلام حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں تھا۔ بنو قینقاع مدینے کے یہود میں سے وہ قبیلہ تھا کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے والا معاہدہ سب سے پہلے توڑا۔ جنگِ بدر کے بعد تو انہوں نے بہت سرکشی شروع کر دی اور بغض و حسد کا اظہار کرتے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا۔ ایک مسلمان خاتون بازار میں کسی یہودی کی دکان پر خریداری کے لیے گئی تو بعض اوباش یہودی نوجوانوں نے اسے نہایت اوباشانہ طریق پر چھیڑا۔ خود دکان دار نے یہ شرارت کی کہ اس خاتون کے تہ بند کے نچلے کونے کو اُس سے نظر بچا کر کسی کانٹے وغیرہ سے اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا۔ چنانچہ وہ عورت لوٹنے لگی تو بے لباس ہو گئی۔ اس پر وہ یہودی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان وہاں موجود تھا۔ وہ فوراً وہاں پہنچا اور باہم لڑائی میں یہودی دکان دار مارا گیا۔ اِس پر اُس مسلمان پر چاروں طرف سے تلواریں برس پڑیں اور وہ غیّور مسلمان وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس واقعے سے مسلمانوں اور یہود میں ایک بلوے کی صورت پیدا ہو گئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے رؤسائے بنو قینقاع کو بلایا اور ان سے کہا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ تم باز آ جاؤ اور خدا سے ڈرو۔ اس پر بجائے اس کے کہ رؤسائے بنو قینقاع افسوس کا اظہار کرتے انہوں نے نہایت متمردانہ جوابات دیے اور کہا کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو۔ جب ہم سے مقابلہ ہو گا تو پتا چل جائے گا کہ لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں۔ ناچار آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ بنو قینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے۔ بنو قینقاع بھی فوراً جنگ پر آمادہ ہو گئے، اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں نے بنو قینقاع کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن تک محاصرہ قائم رہا۔ بالآخر جب بنو قینقاع کا سارا زور اور غرور ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس شرط پر قلعوں کے دروازے کھول دیے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہو جائیں گے لیکن ان کی جانیں اور اہل و عیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو قبول فرمایا موسوی شریعت کی رُو سے تو یہ سب واجب القتل تھے لیکن ایک تو یہ اس قوم کا پہلا جرم تھا اور دوسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیم و کریم طبیعت انتہائی سزا کی طرف جو ایک آخری علاج ہوتا ہے ابتدائی قدم پر مائل نہ ہو سکتی تھی۔ تاہم اس قبیلے کا مدینے میں ٹھہرنا مارِ آستین سے کم نہ تھا چنانچہ آپؐ نے بنو قینقاع کے لیے یہی فیصلہ فرمایا کہ وہ مدینے سے چلے جائیں۔ یہ ان کے جرم کے مقابلے میں ایک بہت نرم فیصلہ تھا جس میں خود حفاظتی کا پہلو بھی پیشِ نظر تھا۔ بنو قینقاع بڑے اطمینان کے ساتھ شام کی جانب چلے گئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا دے دی تھی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپؐ ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہے ہیں اور اسے قتل کرتے ہیں، اسی طرح دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے۔ اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر کی کہ مینڈھے کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے کہ مَیں دشمن کے سپہ سالار کو ہلاک کروں گا جب کہ تلوار کا کنارہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جنگ میں میرے خاندان کا کوئی بہت قریبی شخص شہید ہو گا۔ پس اس جنگ میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کو جو مشرکین کا عَلَم بردار تھا قتل کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہادت کے بعد مُثلہ بھی کیا گیا تھا۔ آپؓ کی شکل بگاڑی گئی، ناک کان کاٹے گئے، پیٹ چاک کیا گیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ کو شدید رنج ہوا۔ ایک روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں قریش کے تیس جب کہ ایک اور روایت کے مطابق آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ان کے ستّر آدمیوں کا مُثلہ کروں گا۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ بہتر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کریں گے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔

حضورِانور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوحہ کیا جانے اور اس سے منع فرمانے کا واقعہ بیان کیا۔ انصار خواتین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نوحہ کرتی ہوئی آئیں تو آپؐ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی نوحہ کرنے سے منع فرمادیا۔

سال کی مبارک اور دعا کی تحریک

خطبے کے آخر میں حضورِانور نے فرمایا کہ پرسوں سے نیا سال بھی ان شاءاللہ شروع ہو رہا ہے۔ دعا کریں کہ نیا سال جماعت کے لیے بہت بابرکت ہو۔ دشمن کے تمام منصوبوں کو خدا خاک میں ملا دے۔ دنیا کے لیے عمومی طور پر بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنگوں سے بچائے۔ حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اپنے مظلوم بھائیوں کے لیے بھی دعا کریں۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔2، 9، 16، 23، 30/دسمبر 2022ء)

از افاضاتِ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جن کو رونا اور شور مچانا آتا ہو وہ اپنی بات منوا لیتے ہیں

ہم نے تو دیکھا ہے جب کوئی شخص اس طرح کھلے رنگ میں اپنے جذباتِ درد کا اظہار کرے تو سننے والی طبیعت اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اتفاق سے جماعت نے آپ کے قیام کے لئے جو بالاخانہ تجویز کیا وہ بغیر منڈیر کے تھا آپ کو چونکہ اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس مکان کی چھت پر منڈیر نہیں اس لئے آپ مکان میں تشریف لے گئے مگر جونہی آپ کو معلوم ہوا کہ اس کی منڈیر نہیں آپ نے فرمایا کہ منڈیر کے بغیر مکان کی چھت پر رہنا جائز نہیں اس لئے ہم اس مکان میں نہیں رہ سکتے۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا ابھی سید حامد شاہ صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم کل واپس جائیں گے کیونکہ ایسے مکان میں رہنا شریعت کے خلاف ہے۔

وہ بڑے مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے انہوں نے جب یہ سنا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر کہا کہ بہت اچھا حضرت صاحب سے عرض کر دیجئے ہم انتظام کر دیتے ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو معلوم ہوا تو ایک کے بعد دوسرے دوست نے آنا شروع کر دیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب سے عرض کیا جائے کہ وہ ہماری اِس غلطی کو معاف فرمادیں ہم ابھی آپ کے لئے کسی اَور مکان کا انتظام کر دیتے ہیں وہ خدا کے لئے سیالکوٹ سے نہ جائیں۔ مگر شاہ صاحب نے فرمایا میں اِس بات کو پیش کرنا ادب کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جب حضرت صاحب نے فرما دیا ہے کہ اب ہم واپس جائیں گے تو ہمیں حضور کی واپسی کا انتظام کرنا چاہئے۔

اتنے میں ان کے والد میر حسام الدین صاحب مرحوم کو اِس بات کا پتہ لگ گیا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے بہت بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرمالیا کرتے تھے اور تھے بھی حضور کے پُرانے دوستوں میں سے۔ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو زمانہ ملازمت گزرا ہے اُس میں میر صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رہ چکے تھے اِس لئے وہ بے تکلفی سے گفتگو کرلیا کرتے تھے۔ وہ یہ سنتے ہی مکان پر تشریف لائے اور بڑے زور سے کہا۔ بلاؤ! مرزا صاحب کو، مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے حضرت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میرا چونکہ اُن سے کوئی تعارف نہیں تھا اس لئے میں تو نہ سمجھ سکا کہ یہ کون دوست ہیں مگر کسی اور شخص نے مجھے بتایا کہ یہ میر حامد شاہ صاحب کے والد ہیں۔ خیر میں گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے کہا کہ ایک بڈھا سا آدمی باہر کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بُلاؤ! مرزا صاحب کو، نام حسام الدین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنتے ہی اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیڑھیوں سے نیچے اُترنا شروع کر دیا۔ ابھی آپ آخری سیڑھی پر نہیں پہنچے تھے کہ میر حسام الدین صاحب نے رو کر اور بڑے زور سے چیخ مار کر کہا کہ اس بڈھے وارےں مینوں ذلیل کرنا ہے ساڈاتے نک وڈیا جائے گا۔ یعنی کیا اس بڑھاپے میں آپ مجھے لوگوں میں رُسوا کرنا چاہتے ہیں میری تو ناک کٹ جائے گی اگر آپ واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اِس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے فرمایا سید صاحب! ہم بالکل نہیں جاتے، آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ فوراً جماعت نے کیلے گاڑ کر قناتیں لگا دیں اور شریعت کا منشاء بھی پورا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو شکایت تھی وہ دُور ہو گئی۔

تو جن لوگوں کو رونا اور شور مچانا آتا ہے وہ دوسروں سے اپنی بات منوا لیا کرتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 554-555)

ایک علمی اور تحقیقی مقالہ

پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق

صرف اور صرف بشیر ثانی، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خلافتِ حقّہ سے روگردان اور اس کے منکر خاص قسم کے لوگ اپنے ایسے عقائد پیش کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بابت مصلح موعود کے مصداق نہیں تھے۔ اس کے لئے وہ انتہائی بودی، بے دلیل اور بے بنیاد بحثیں اٹھاتے ہیں۔ ان کے ایسے عقائد نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے منافی اور خلاف ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں اور اس کی فعلی شہادتوں سے بھی متصادم ہیں۔ چنانچہ ان کے ان وسوسوں اور عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

بشیر اوّل کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کیا جس میں بشیر اوّل کے مثیل ملنے کا بتایا جو کہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد صاحب (خلیفہ ثانیؓ) ہیں۔ مگر وہ خود مصلح موعود نہیں بلکہ صرف مثیلِ بشیر اوّل ہیں۔

ان کے اس بیانیہ کا مقصود یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق نہیں تھے بلکہ مصلح موعود نے بعد میں کسی وقت ظاہر ہونا تھا اور وہ مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد سے نہیں بلکہ روحانی ذرّیت سے ہونا تھا۔ اس کے لئے ان کی دلیل یہ ہے کہ خلیفہ ثانیؓ مثیل بشیر اوّل تھے اس لئے وہ مصلح موعود نہیں تھے۔

امر واقع یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آپؑ کی اپنی تحریریں اس تابناک پُرعظمت وپُرشکوہ پیشگوئی کو دھندلانے کی ایسی بودی جسارتوں کے بخیے ادھیڑ کر تار تار کر دیتی ہیں۔

اوّل

اوّل تو ان کا یہ دعویٰ ہی اور یہ بات بھی درست نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشیر اوّل کے مثیل ملنے کا الہام ہوا تھا۔ آپؑ کو بشیر اوّل کے مثیل ملنے کا کوئی الہام نہیں ہوا۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بشیر اوّل کی وفات کے بعد جو وعدے دیئے وہ درجِ ذیل تھے۔ ان میں ایک وعدہ یہ تھا:

''دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمودؔ ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو دسمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔''

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 453 حاشیہ)

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس الہام کا ذکر فرمایا ہے اس میں دوسرا بشیر دیئے جانے کی خبر ہے اور اس کی تخصیص محمود نام سے کی گئی ہے۔ یعنی مثیل کی خبر نہیں ہے۔

دوسرا وعدہ یہ تھا کہ فرمایا:

''فَأُلْهِمْتُ مِنْ رَبِّي إِنَّا نَرُدُّهُ إِلَيْكَ تَفَضُّلًا عَلَيْكَ''

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 381 مطبوعہ جولائی 1894ء)

کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ ہم اس (بشیر اوّل) کو آپؑ پر فضل کرتے ہوئے واپس لوٹا دیں گے۔

مذکورہ بالا دونوں الہامی وعدے ہیں اور ان میں مثیل کا ذکر نہیں بلکہ ایک دوسرا بیٹا دیئے جانے کی خبر ہے جو بشیر بھی ہے اور محمود بھی۔ یہ بشیر اوّل کے بدلہ میں واپس دیئے جانے کا وعدہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کے ساتھ اس پہلے کو ہی دوبارہ لوٹانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عربی تحریر کا اردو میں کوئی ترجمہ نہیں فرمایا۔ ہاں تذکرہ (مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ 1977ء صفحہ 164) میں جہاں اس الہام کا ذکر ہے وہاں حاشیہ میں تذکرہ مرتّب کرنے والے نے بریکٹس میں (یعنی اس کا مثیل عطا ہوگا) اپنی طرف سے لکھا ہے۔ اس ترجمہ کے شروع میں یہ لکھا بھی ہے کہ (ترجمہ از مرتّب) کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ہوا ترجمہ نہیں بلکہ یہ مرتّب کا اپنا کیا ہوا ترجمہ ہے اور بریکٹس میں لکھا ہوا بھی مرتّب کا خیال ہے۔ یہ الہام کا حصّہ نہیں ہے۔

اس بریکٹس والے حصّے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے طور پر پیش کر کے تلبیس کا مرتکب ہونا کسی سچّے کی ادا نہیں ہو سکتی۔ ایسی کارروائی پر اگر کسی عقیدہ کی بنیاد ہوگی تو وہ بھی باطل ہی ہوگا۔

پھر تیسری فیصلہ کن بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بیان فرمائی ہے کہ:

''بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔''

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 467 حاشیہ)

یعنی آپؑ نے بشیر اوّل کو بشیر ثانی کا مثیل قرار نہیں دیا۔ بلکہ ارہاص قرار دیا ہے۔ ان دونوں میں بنیادی فرق ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ قدرے گھما کر الہام کے طور پر ذکر کرنا کہ گویا ''اللہ تعالیٰ نے بشیر اوّل کے مثیل ملنے کا الہام میں ذکر کیا تھا'' ایک افتراء ہے جس پر ان منکرینِ خلافت نے اپنے وسوسے کی بنیاد ڈالی ہے۔

دوم

مثیل کے معنے مشابہ اور اُس پہلے جیسا ہونے کے ہیں۔ وہ بعد میں آنے والا ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے سے مشابہ

ہوتا ہے اور ارہاص پہلے آنے والا ہوتا ہے جو اپنے سے بعد میں آنے والے کی آمد کی خبر دینے والا، پیشرو، پیش خیمہ، پہلے ظاہر ہونے والا وغیرہ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر ثانی کو بشیر اوّل کا مثیل قرار دیا ہوتا تو اس میں کوئی کلام نہ تھا۔ اس کی الگ حکمتیں ہوتیں۔ لیکن افتراءِ الہام کا ذکر کر کے لفظِ مثیل سے ایک بے مقصد اور بے تعلق نتیجہ نکالنا کہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ چونکہ صرف مثیلِ بشیر اوّل ہیں اس لئے وہ مصلح موعود نہیں، ایک ناقابلِ قبول دعویٰ ہے۔ یہ ایک ایسا قضیہ تراشا گیا ہے جسے کوئی منطق قبول نہیں کرتی۔ کسی بھی منطق کے لحاظ سے اس قضیہ کے دونوں حصّے ایک دوسرے کے خلاف اور متناقض نہیں ہیں۔ بشیر اوّل فوت ہوتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص قرار دیتے ہیں۔ یعنی بشیر اوّل بشیر ثانی سے پہلے آ کر اس کی آمد کے لئے اطلاع دینے والا تھا۔ الغرض پیشگوئی مصلح موعود میں دو ہی بچوں کا ذکر ہے اور یہ دونوں بشیر ہیں۔ بشیر اوّل اور بشیر ثانی۔ اللہ تعالیٰ نے بشیر اوّل ہی کو واپس لوٹایا ہے اور اسی کو دوسرا بشیر بھی قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فوت ہونے والے بشیر کے بارہ میں تحریر فرمایا:

"یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے"

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 461)

یعنی وہ اپنے بعد میں آنے والے کی آمد کی خبر دینے والا بن کر آیا تھا اور اپنے سپرد کام کر کے رخصت ہو گیا۔ جس کی اطلاع دینے وہ آیا تھا، وہ اصل تھا اور اب اس کی آمد ہے جو کہ پیش گوئی کا اصل مقصود ہے۔ جس طرح حضرت یحیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارہاص تھے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں ایک موعود نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحیٰ علیہ السلام کے مثیل نہیں تھے۔ اسی طرح حضرت سیّد احمد شہید بریلویؒ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو موعود تھے اور آپؑ حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے مثیل نہیں تھے۔ مگر پہلے سیّد احمد شہید ارہاص بن کر تشریف لائے اور آپؑ کی آمد کی خبر دینے والے تھے۔ اسی طرح بشیر اوّل پیدا ہو کر فوت ہو گیا اور پیشگوئی کی طرف ہر ایک کی توجّہ کو مرکوز کر کے اس کی عظمت ظاہر کر گیا۔ اس کے آنے اور جانے سے دنیا میں جو چرچے ہوئے اور مخالفوں کی طرف سے شور وغل ہوا۔ اس سے پیشگوئی کا ہر پہلو واضح اور روشن ہو گیا تو بشیر ثانی کا ظہور ہوا۔ یہی بشیر ثانی تھا جو پیشگوئی کا اصل مقصود تھا اور صرف اور صرف یہی تھا جو مذکورہ پیشگوئی کا حقیقی مصداق ثابت ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں کہ بشیر اوّل کو ارہاص قرار دینے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس ایک لفظ میں ہی سارا منظر واضح فرما دیا ہے کہ اصل بشیر ثانی ہے اور وہی مصلح موعود ہے جو اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ بشیر اوّل تو مصلح موعود کی آمد کی اطلاع دینے آیا تھا۔ لہٰذا ان دونوں میں سے ایک ہی مصلح موعود تھا۔ جس کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرما دیا کہ وہ مصلح موعود بشیر ثانی تھے اور بشیر اوّل اس کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس کے علاوہ تیسرا اور کوئی وجود ممکن نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو تا یا ہو سکے۔

سوم

اگر مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بشیر اوّل کا مثیل قرار دیا جائے تو مثیل ہونے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مثیل بننے والے کا ہر دوسرا منصب چھن جاتا ہے؟ شریعت کا کوئی قاعدہ اور قانون نہیں ہے کہ جس کے تحت مثیل ہو جانے سے بشیر ثانی سے پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور صفات و علامات سلب ہو گئیں؟ اور وہ اس پیشگوئی کا مصداق نہ رہا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ تیرے بھائیوں میں سے تجھ جیسا نبی برپا کروں گا۔ (استثناء باب 18۔ آیت 18) اور قرآن کریم میں مماثلت کی اس پیشگوئی کو اس رنگ میں پورا قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا

(سورۃ المزمل 73:17)

کہ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کو مثیلِ موسیٰؑ قرار دیا گیا ہے۔ تو کیا مثیل ہونے کی وجہ سے آپؐ نبی اور رسول نہ تھے؟ محض مثیلِ موسیٰؑ تھے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مثیلِ عیسیٰ علیہ السلام تھے تو کیا خود مسیح موعود نہیں تھے؟ کیا مثیلِ مسیح ہونے سے آپؑ کا مہدویّت کا منصب بھی کالعدم ہو گیا۔ پس ایسا بیانیہ جس کا ساتھ نہ عقل دے نہ شعور، نہ کوئی منطق اور نہ ہی شریعت، تو وہ خود بخود ہی ردّ ہو جاتا ہے اور اسے بنانے والے کو شرمندگی اور اس کے اپنے ہی عرقِ خجالت میں ڈبو دیتا ہے۔ پس حضرت مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بارہ میں یہ کہنا کہ "وہ خود مصلح موعود نہیں بلکہ صرف مثیلِ بشیر اوّل ہیں۔" افتراء پر مبنی خود ساختہ بیانیہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور واضح تحریروں کے خلاف ہے۔ تقدیرِ الٰہی اسے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے کلّیۃً ردّ کر چکی ہے۔

چہارم

بشیر ثانیؓ بشیر اوّل کے مثیل نہیں تھے بلکہ پیشگوئی کے اصل مصداق تھے اور آپؓ ہی اس پیشگوئی کے مطابق حقیقۃً اور واقعۃً مصلح موعود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ:

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 101)

اس الہام اور پیشگوئی کے اس فقرہ کا واضح مطلب ہے کہ وہ زکی غلام (لڑکا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد، ذرّیت و نسل سے ہو گا۔ کسی اور کی ذرّیت اور نسل سے نہیں ہو گا۔ اس کا کھلا کھلا منظر یہ ہے کہ اس پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زوجہ مطہّرہ کے حمل کی بھی بات کرتے ہیں اور اپنے گھر پیدا ہونے والے بیٹوں بشیر اوّل اور بشیر ثانی کی بات کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں اور بحثیں آپؑ پیشگوئی بابت مصلح موعود کے ظہور کے تناظر میں اور اسی کے بارہ میں کرتے

ہیں۔ آپؑ کے گھر میں بشیر ثانی کی ولادت سے قبل بچوں کی پیدائشیں اور پھر وفاتیں ہی اس پیشگوئی کے حوالہ سے مخالفوں کے بے بنیاد اعتراضوں کا نشانہ بنی تھیں۔ ان کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو کبھی یہ تعبیر نہیں فرمائی کہ وہ بیٹا کسی اور کا بھی ہوسکتا ہے اور اس پیشگوئی سے روحانی بیٹا بھی مراد ہوسکتا ہے۔ آپؑ کی اس قدر طویل بحث وتمحیص کو نظرانداز کر کے یہ کہنا کہ بشیر ثانی مصلح موعود نہیں تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات اور آپؑ کی بیّن تحریرات کی تکذیب کے سوا کچھ نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر تاکید وتکرار سے اور بار بار تحریر فرمایا کہ سبز اشتہار میں مذکور بیٹا مرزا محمود احمدؓ ہے۔ یہ پیشگوئی آپؑ کے اپنے صلبی بیٹے کے مصلح موعود ہونے کے بارہ میں تھی۔ آپؑ نے سبز اشتہار میں بھی ایک اخفاء کے ساتھ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمدؓ ہی کو قرار دیا تھا۔ اسی طرح آپؑ نے 22 جنوری 1897ء کو اپنی کتاب ''انجامِ آتھم'' کے ضمیمہ میں تحریر فرمایا:

''محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورقوں کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 299)

اس تحریر کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمدؓ کی عمر 9 سال تھی۔ اس کے چار پانچ ماہ بعد آپؑ نے اپنی کتاب ''سراج منیر'' میں تحریر فرمایا:

''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمودؔ کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمودؔ رکھا جائے گا۔ اور پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 36)

یہ کتاب مئی 1897ء میں شائع ہوئی اور اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمدؓ کی عمر 9 سال تھی۔

پھر 1900ء میں جبکہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد کی عمر کم وبیش بارہ برس تھی، آپؑ نے اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' میں تحریر فرمایا:

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمودؔ ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمودؔ۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔ اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 214۔ نشان 22)

یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود والی پیشگوئی جو 1888ء میں سبز اشتہار کے نام سے شائع فرمائی۔ اس میں جس موعود بیٹے کی بطور مصلح موعود خبر تھی، اس کی نشاندہی آپؑ نے نام لے کر اپنے اس بیٹے ''محمود'' سے منسلک فرمائی ہے۔ جو اس وقت بارہ سال کے تھے۔ یہ ذکر آپؑ نے ان نشانوں میں 22ویں نمبر پر تحریر فرمایا ہے جو آپؑ نے اپنی صداقت اور دعاوی اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی ثبوتوں کے طور پر بیان فرمائے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1905ء میں اپنی معرکہ آراء کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں نشان نمبر 160 کے تحت تحریر فرمایا:

''میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترہویں سال میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 375)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدّین محمود احمدؓ کے نام اور آپؓ کی عمر کو بار بار 9 سال، 12 سال، 17 سال وغیرہ بیان کر کر کے یہ حقیقت پختہ اور راسخ فرمائی کہ پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ وہ بیٹا بشیر ثانی محمود احمد ہی ہے۔ یہاں یہ مدّ نظر رہے کہ یہ سب آپؑ کے اپنے عرفان اور اجتہاد کی بنیاد پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح طور پر نہیں بتایا گیا تھا۔ یعنی سنت اللہ کے مطابق ایک اخفاء کا پہلو بھی ساتھ موجود تھا۔

آپؑ نے اس عظیم المرتبت بیٹے کی نشاندہی معیّن طور پر اپنے تخم، نسل، ذرّیّت اور اولاد میں سے ہونے اور محمودؔ نام لے کر بیان فرمائی ہے اور اس موعود بیٹے کی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ نشاندہی فرمائی ہے۔ پس ان قطعی تحریروں کے خلاف جو بھی اظہار یا دعویٰ ہوگا، وہ لازماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے متصادم ہوگا۔ پس آپؑ کی یہ تحریریں ایسے لوگوں کو سرعام جھوٹا ثابت کرتی ہے اور سربام رسوا کرتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق نہیں تھے۔

پنجم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں جب ''خدا تعالیٰ کے انزالِ رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے'' بیان فرمائے۔ وہاں آپؑ نے واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ

''سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اوّل اس نے قسم اوّل کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا۔ ...دوسری قسم کی رحمت جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے ... خدا تعالیٰ نے اس عاجز

پر ظاہر کیا ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات۔جلد اوّل،صفحہ 179-178حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد میں تین بچوں کے نام بشیر تھے۔ان میں سے ایک صاحبزادہ تھے جن کا نام محمود بھی تھا۔اسی ایک کا ذکر آپؑ نے زندگی کے مختلف اوقات میں اپنی مختلف کتابوں میں بیان فرماتے رہے۔اس حقیقت کے خلاف کسی اور شخص پر اس عظیم الشان پُرشکوہ پیشگوئی کا اطلاق لازماً باطل اور مردود ہے۔

ششم

پیشگوئی مصلح موعود صرف اور صرف دو سعید لڑکوں پر مشتمل تھی۔خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر براہِ راست اس کا اظہار فرمایا تھا۔جیسا کہ آپؑ نے تحریر فرمایا کہ

''خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ 20 فروری 1886ء والی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔''

یعنی یہ دو ہی لڑکے تھے جو اس پیشگوئی کے مصداق تھے اور یہ دونوں آپؑ ہی کے صلبی بیٹے تھے۔تیسرا اور کوئی جسمانی یا روحانی لڑکا نہیں تھا۔لہٰذا یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے گھر پیدا ہونے والے دو لڑکوں پر حصر کرتی ہے۔کسی تیسرے کو اندر نہیں آنے دیتی۔ان دونوں کے نام بشیر تھے اور دوسرے بیٹے کا نام بشیر کے ساتھ محمود بھی تھا۔ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق کہلا سکے۔چنانچہ درجِ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی انزالِ رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔

اوّل یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے۔...

دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے دونوں شق ظہور میں آجائیں۔پس اوّل اس نے قسمِ اوّل کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ کا سامان مومنوں کے لئے تیّار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے۔...

دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے 10 جولائی 1888ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ 20 فروری 1886ء والی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات۔جلد اوّل،صفحہ 179-178حاشیہ)

پس یہ پیشگوئی دو سعید بیٹوں کے بارہ میں تھی۔ان دونوں سعید بیٹوں میں سے اس کے اصل مصداق وہ بشیر تھے جن کا نام محمود بھی تھا اور وہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔چنانچہ ظاہر ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا جو اس پیشگوئی میں گھسنے کی کوشش کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی تائید و رضا کے خلاف کرے گا لہٰذا وہ قطعی طور پر سعید نہیں ہوگا۔شقاوت اس کا مقدر ہوگی۔جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے جس کسی نے بھی اس پیشگوئی میں گھسنے کی کوشش کی وہ اپنے لئے شقاوتیں ہی سمیٹ کر دنیا سے رخصت ہوا۔

ہفتم

دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے پیشگوئی میں مذکور جملہ نشانیاں کس شخص میں پوری ہوئیں؟ اس پیشگوئی کی ایک ایک نشانی اپنی تابناک شعاعوں کے ساتھ ایک ہی شخص میں پوری ہوئی۔تاریخ شاہد ہے اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بتاتی ہے کہ یہ نشانیاں علیٰ وجہ الاتم بشیر ثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے علاوہ کسی اور میں پوری نہیں ہوئیں۔یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئی اور اسی نے اسے آپؑ کے وضاحت فرمودہ صلبی بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذاتِ پاک میں پورا فرمایا۔لہٰذا کوئی بھی ایسا شخص جو اس کے خلاف دعویدار بنتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے محروم ہو کر مردود ہی رہتا ہے۔

اس پیشگوئی میں یہ گنجائش ہی موجود نہیں ہے کہ اس کی کسی ایک شِق یا عبارت کی بنیاد پر کوئی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر سکے۔اس پیشگوئی کا یہ مقصود بھی نہیں ہے کہ اس کے ایک ایک جزو کو لے کر باون لوگ مصلح موعود ہو جائیں۔بلکہ اس کا مطلوب و مقصود یہ پیشگوئی اپنی تمام شقوں اور اجزاء کے ساتھ فردِ واحد میں پوری ہونی مقدّر تھی۔یہ بعینہٖ اسی طرح فردِ واحد میں پوری ہوئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر ثانی کو جس کا دوسرا نام محمود بھی تھا، یعنی ایک ہی فرد کو معیّن فرما کر واضح فرمایا ہے۔

ہشتم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی انتہائی اہم کتاب ''الوصیّت'' میں 1905ء میں موعود مصلح کی چند ایک ایسی علامات بیان فرمادی تھیں کہ سوائے عند اللہ موعود فرد کے کوئی مفتری اس کے مصداق ہونے کا اہل ہی نہیں ہوسکتا۔چنانچہ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت

سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔‘‘

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306 حاشیہ)

ان دو اڑھائی سطروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ ایسی علامتیں بیان فرمادی ہیں کہ کوئی مفتری اس پیشگوئی کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔

1۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی ذرّیّت ہی سے ہو گا۔

2۔ وہ ایک ہی شخص ہو گا۔

3۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرّب ہو گا۔

4۔ وہ وحیِ الٰہی سے مخصوص ہو گا۔

5۔ اس کی وجہ سے حق ترقی کرے گا۔

6۔ بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔

چودہ سو سال بعد یہ رسول اللہ ﷺ کی قوّتِ قدسیہ کی ایک منفرد پیشگوئی تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے غلامِ کامل مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ اس کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی میں مذکور تفصیلات کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مصلح موعود بنایا اور آپؓ میں پیشگوئی کی تمام صفات اور تفصیلات پوری فرمائیں۔ اس منفرد پیشگوئی میں کوئی دوسرا نہ آپ کا شریک ہوسکتا ہے نہ اس کا دعویٰ سچا ثابت ہوسکتا ہے۔ جو اس کے برابر آنے کا دعویٰ کرے گا وہ ناکام و نامراد ہو گا اور خائب و خاسر بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق اس موعود کو قرب اور وحی کا مقام حاصل ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ’’مسیح موعودؑ نے جس لڑکے کی بشارت دی تھی۔ وہ آپ ہیں اور کیا جناب کا دعویٰ ہے؟‘‘

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ الہامی بنیاد پر قائم تحریر کے مطابق جواب دیا کہ:

مکرم۔ السلام علیکم۔ حضرت مسیح موعود نے ایک خاص لڑکے کی کئی جگہ پیش گوئی کی ہے۔ ایک میری پیدائش سے پہلے کی ہے جس میں مصلح موعود کا لفظ آتا ہے۔ ایک الوصیّت میں ہے۔ پہلے اشتہارات میں یہ نہیں لکھا کہ مصلح الہامِ الٰہی سے دعویٰ کرے گا۔ الوصیّت والے موعود کی نسبت لکھا ہے کہ قرب وحی سے مخصوص ہو گا۔ اگر یہ دونوں ایک ہی ہیں تب تو مصلح موعود کے لئے وحی سے دعویٰ کرنا ضروری ہے۔ اور اگر دو شخص ہیں یا ایک ہی شخص کی دو مختلف وقتوں کی حالتیں ہیں۔ تب مصلح موعود کے لئے نہ تو دعویٰ وحی سے ضروری ہے۔ اور نہ بلاوحی کے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ دعویٰ بھی نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے کئی پیشگوئیاں امّت کے بڑے بڑے آدمیوں کی نسبت فرمائیں۔ بعض نے ان کے مستحق ہونے کا دعویٰ بھی نہ کیا۔ ہاں لوگوں نے سمجھ کر ان پر چسپاں کیں۔ مثلاً محمد مہدی فاتح قسطنطنیہ کی نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ اس کا دعویٰ ثابت نہیں۔ اور بھی ہیں۔ پس میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اگر میں ہوں تو الحمد للہ۔ دعوے سے فائدہ نہیں۔ اگر میں نہیں ہوں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا۔ بعض لوگ مجھے وہ موعود سمجھتے ہیں۔ میں ان کو بھی نہیں روکتا۔ ہر ایک شخص کا اپنا خیال و تحقیق ہے۔ اور خلاف شریعت نہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ جلد 3، نمبر 85، مورخہ 2/ فروری 1916ء، صفحہ 8)

یہ ہے سچّے کا انداز کہ باوجود اس کے کہ ایک طرف اس پیشگوئی کی ایک ایک شق اور ایک ایک صفت اس کے وجودِ پاک میں پوری ہو رہی تھی اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نام لے لے کر اس کے حقیقی مصداق کی طرف متوجہ بھی فرما چکے تھے۔ مگر اس نے اُس وقت تک اس کا مصداق ہونے کا اظہار نہیں کیا جبتک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کو وحی کے ذریعہ اذن نہ ہو گیا۔ اس کے برعکس جھوٹوں کا یہ انداز ہے کہ اس پیشگوئی کی ایک شق کو گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے اوپر لگاتے ہیں جس کے وہ مستحق و مورد ہی نہیں ہوسکتے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق اور حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر کے مطابق موعود مصلح کے لئے وحی سے دعویٰ کرنا ضروری تھا اس لئے پیشگوئی کے حقیقی مصداق حضرت مصلح موعودؓ نے اس وقت تک اعلان نہیں فرمایا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو خبر نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنی وحی سے یہ خبر دی کہ آپؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو آپؓ نے 28 جنوری 1944ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں یہ اعلان فرمایا کہ:

’’میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر آپؓ کو اپنے قرب اور وحی سے نوازا تھا، اُس کا اظہار کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

’’جہاں تک خلافت کا تعلق میرے ساتھ ہے اور جہاں تک اُس خلافت کا تعلق ان خلفاء کے ساتھ ہے جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان دونوں میں ایک امتیاز اور فرق ہے۔ ان کے ساتھ تو خلافت کی بحث کا تعلق علمی تعلق ہے اور میرے ساتھ نشاناتِ خلافت کا معجزاتی تعلق ہے۔ پس میرے لئے اس بحث کی کوئی حقیقت نہیں کہ کوئی آیت میری خلافت پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ میرے لئے خدا کے تازہ بتازہ نشانات اور اس کے زندہ معجزات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اگر تم میں کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہے تو وہ اب میرے مقابلہ میں اُٹھ کر دیکھ لے۔ خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اسے ہی نہیں اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا۔ اور ہر ایک جو میرے خلاف بولے گا وہ خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل و رسوا ہو گا۔‘‘

(خلافتِ راشدہ۔ انوار العلوم۔ جلد 15، صفحہ 592)

یہ ہے وہ سچ جو الٰہی تقدیروں کے دوش پر محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا میں نافذ ہوا اور مسیح پاک علیہ السلام کے

منصوبوں کی تکمیل کے نظام کے قیام پر منتج ہوا۔جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے دین کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچی اور دنیا کا آپؐ کے پرچم تلے جمع ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔یہ تھا وہ پاک وجود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے طور پر عطا ہوا۔

نہم

پیشگوئی مصلح موعود کے پہلا حصہ جو بشیر اوّل کے بارہ میں ہے،اس میں یہ فقرہ بھی ہے کہ:

”ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔
ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق یہ فقرہ بشیر اوّل کے بارہ میں ہے۔چنانچہ منظر یہ سامنے آتا ہے کہ یہ بچہ (بشیر اوّل) فوت ہوگیا تو یہ علامتیں اور صفات بھی اور اس کے ساتھ اس پیشگوئی میں مذکور اپنے سے متعلق باقی علامتیں بھی اپنے ساتھ لے گیا۔مگر اس بچہ کی وفات سے یہ پیشگوئی ختم نہیں ہوگئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمتوں کے ساتھ اسے بشیر ثانی میں اس کی تمام شقّوں، اجزاء اور صفات کے ساتھ جمع کر کے واپس لوٹا دیا۔چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”فَاُلْهِمْتُ مِنْ رَبِّي اِنَّا نَرُدُّهُ اِلَيْكَ تَفَضُّلًا عَلَيْكَ ۔وَكَذٰلِكَ رَأَتْ اُمُّهُ فِيْ رُؤْيَاهَا اَنَّ الْبَشِيْرَ قَدْ جَاءَ وَ قَالَ اِنِّيْ اُعَانِقُكِ اَشَدَّ الْمُعَانَقَةِ وَلَا اُفَارِقُ بِالسُّرْعَةِ۔“

کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ ہم اس (بشیر اوّل) کو آپ پر فضل کرتے ہوئے واپس لوٹا دیں گے۔اسی طرح اس کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ میں آپ سے شدید معانقہ کرتا ہوں اور اب جلدی جدا نہیں ہوں گا۔

اس کے بعد آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

”فَأَعْطَانِيَ اللّٰهُ بَعْدَهُ ابْنًا اٰخَرَ وَهُوَخَيْرُ الْمُعْطِيْنَ۔ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ هُوَ الْبَشِيْرُ وَ قَدْ صَدَقَ الْخَبِيْرُ فَسَمَّيْتُهُ بِاِسْمِهٖ وَ اَرٰى حُلْيَةَ الْاَوَّلِ فِيْ جِسْمِهٖ فَثَبَتَتْ عَادَةُ اللّٰهِ بِرَأْيِ الْعَيْنِ اَنَّهُ قَدْ يَجْعَلُ شَرِيْكَ اِسْمِ رَجُلَيْنِ وَ اِمَّا جَعَلُ الْبَعْضِ سَمِيَّ بَعْضٍ فَهِيَ اَسْرَارٌ لِتَكْمِيْلِ غَرَضٍ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا مُهْجَةُ الْعَارِفِيْنَ۔“

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 381، مطبوعہ جولائی 1894ء)

پھر اللہ نے اس کے بعد ایک اور بیٹا عطا فرمایا اور وہ سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے۔تب میں نے جانا کہ یہ وہی اصل بشیر ہے (یعنی بشیر ثانی) اور خدائے خبیر نے سچ ہی فرمایا تھا۔چنانچہ میں نے اس کو اسی کا نام دیا۔اور میں نے دیکھا کہ جسمانی طور پر اس کا وہی پہلا حلیہ ہے۔پس اللہ تعالیٰ کی سنّت علیٰ وجہ البصیرت ثابت ہوگئی کہ وہ یقیناً جب دو آدمیوں کو ایک نام میں شریک کر دیتا ہے تو جہاں تک ایک شخص کو دوسرے شخص کا ہمنام بنانے کا تعلق ہے تو یہ مقصد کی تکمیل کے لئے ایسے اسرار ہیں جسے صرف عارفوں کی روح ہی سمجھ سکتی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بشیر ثانی صرف مثیلِ بشیر اوّل تھے اور وہ مصلح موعود نہیں تھے۔لہٰذا مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر غلط اور جھوٹا قرار دے رہی ہے۔آپؑ نے بتایا یہ ہے کہ یہ وہی البشیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکا ہے۔چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کی زوجہ مطہرہ، تمام صحابہؓ، خلیفۂ اوّلؓ اور سب یہ عرفان رکھتے تھے کہ آپؑ کے گھر میں وہ موعود پیدا ہو چکا ہے۔مگر جب تک اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام و کلام سے بتا نہ دیا، اس وقت تک اس کے پورا ہونے کا نہ اعلان کیا گیا نہ دعویٰ۔جماعت میں ابتداء ہی سے اس موعود کے تشخص کے تذکرے تو وقتاً فوقتاً اور جا بجا ہوتے تھے مگر یہ عرفان و بصیرت کا پہلو تھا کہ جب تک وہ جملہ صفاتِ عالیہ جو اس بےنظیر موعود کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھیں وہ پوری طرح عطا فرما کر اپنی وحی سے بتا نہ دیا اس وقت تک اس کا اعلان مقدّر نہ تھا۔

حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ”اور تب میں نے جانا کہ یہ وہی بشیر ہے اور خدائے خبیر نے سچ کر دکھایا۔“ اس کے دونوں معنے ممکن ہیں۔اوّل یہ کہ یہ وہی بشیرؔ ہے جو فوت ہو گیا تھا۔دوم یہ کہ یہ وہی بشیرؔ ہے جو پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے بشیر اوّل کو واپس بلا کر پھر بشیر ثانی کی صورت میں واپس لوٹایا ہے اور یہی بشیر ثانی ہے جس میں مکمل پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔البشیر میں ال خاص طور پر اس دوبارہ آنے والے بشیر کو پیشگوئی کا مصداق ثابت کرتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بشیر ثانی کو جامع البشیرین اور پیشگوئی کی تمام صفات کا جو بشیر اوّل اور بشیر ثانی سے متعلق تھیں، جامع قرار دے رہی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام نے آپؑ کے ان دو صلبی بیٹوں کے علاوہ کسی اور تیسرے شخص کو اس پیشگوئی میں گھسنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔جو اس میں گھسنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ناکام و نامراد ہی رکھے گا۔

دہم

اب ایک سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اس پیشگوئی کا حوالہ اپنے بیٹے بشیر ثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی طرف موڑا ہے تو واضح رنگ میں کیوں نہ بتا دیا کہ یہی بیٹا پیشگوئی کا مصداق ہے؟ ان سب تحریروں میں معیّن اور واضح طور پر اظہار کر دیا جاتا تو ایسی بحثیں نہ اٹھتیں۔

اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی تحریروں سے اور آپؑ کے بعض اظہارات سے مترشح ہے کہ

اوّل: پیشگوئیوں کے وقوع کے اظہار میں انبیاءؑ کی سنّت یہی ہوتی ہے کہ وہ اس کا اظہار اور وقوع کے اعلان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر ہی چھوڑتے ہیں۔وہ اس کی طرف توجّہ ضرور مبذول کراتے ہیں مگر ایک اخفاء کا پہلو جو پیشگوئیوں کے ظہور میں ہوتا ہے وہ اس کو مَس نہیں کرتے۔چنانچہ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے اسے ظاہر بھی فرمایا مگر ایک خفاء کا پہلو ضرور ساتھ رکھا۔آپؐ

نے فرمایا۔

”لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ اِلٰی اَبِی بَکْرٍ وَ ابْنِهٖ وَ أَعْهَدَ أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَ يَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ۔“

(صحیح بخاری۔کتاب المرضیٰ باب قول المریض انّی وجع وارساہ...)

کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ اور آپؓ کے بیٹے کو بُلواؤں اور خلافت کی وصیّت لکھ دوں تا کہ باتیں بنانے والے باتیں نہ بنا سکیں اور اس کی تمنّا کرنے والے اس کی خواہش نہ کریں۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ (ابوبکر کے علاوہ کسی بھی دوسرے کا) لازماً انکار کر دے گا اور مومن بھی اسے ضرور ردّ کر دیں گے۔

اس روایت سے واضح ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واضح طور پر جانتے ہوئے اور اظہار کرتے ہوئے کہ حضرت ابوبکرؓ ہی آپؐ کے بعد خلیفہ ہوں گے مگر آپؐ نے اس کے اظہار میں اخفاء کا پہلو بھی قائم رکھا اور اسے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے حوالے بھی کر دیا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام نے باوجود کئی مرتبہ کے اظہار کے اس پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سپرد ہی رکھا۔

دوم: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قسم کی وضاحتوں اور تعبیروں کے باوجود آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ پر ہی چھوڑا ہوا تھا اور آخر میں (الوصیّت میں) یہ بتایا کہ اس کا حتمی فیصلہ قرب اور وحی سے ہوگا۔ چنانچہ اس پاک وجود نے جس کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور جس میں اس پیشگوئی کی جملہ صفات درخشاں تھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے فیضیاب اور اس کی پاک وحی کا مَورد بھی تھا۔ اس نے خاص طور پر اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پانے کے فوراً بعد اس کا اعلان فرمایا کہ

”میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔“

پس یہ پیشگوئی، یہ عظیم الشان پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کی مختلف نوع کی راہداریوں سے گزرتی ہوئی جب اپنی تمام علامتوں اور صفات سے مزیّن ہو چکی تو اللہ تعالیٰ کے اذن کے ساتھ قرب و وحی کے دوش پر اپنی تکمیل پر مہر ثبت کر گئی۔ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قوّتِ قدسیہ کی تاثیر و قوت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے برحق اور عظیم موعود مصلح ہونے کی شہادت دے گئی۔ فالحمد للہ ثمّ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

لفظ رَستگار کا تلفظ

از محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ

(1) یہ لفظ رَستگار۔ را کے زبر سے ہے۔ را کے پیش سے اسے رُستگار بولنا یا پڑھنا غلط ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔

رَستن: رہا ہونا، نجات پانا۔

رَست: ماضی۔ گار: علامت اسم فاعل بمعنی والا یا لائق۔ پس رَستگار بمعنی چھوٹنے والا یا چھوٹنے کے لائق۔

(2) رُستن را کے پیش سے بمعنی اُگنا۔

اس سے رُستگار نہیں آتا البتہ رَستخیز اور رُستخیز (رہا ہونا۔ اٹھنا) بمعنی قیامت دونوں طرح درست ہے لیکن رَستگار را کے زبر سے ہی درست ہے نہ کہ را کے پیش سے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 7/ جنوری 1966ء صفحہ 2)

درازیٔ عمر کا نسخہ

”دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ بھی ہے، کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں، اور مفید وجود ہوتے ہیں، اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا

وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ

اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔“

(الرّعد 18:13)

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ 73-74، ایڈیشن 1984ء)

جس مصلح موعود کی خبر 1884ء کے اشتہار میں دی گئی تھی، وہ اب نہ آئے گا

1945ء میں ایک خط کے جواب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:

”خط ملا۔ ہم تو وہی کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ نہ آج تک بندوں کی آواز کے پیچھے چلے ہیں، نہ آئندہ ارادہ ہے۔ باقی آپ اور آپ کی پشتیں خواہ ہزار سال تک ناک رگڑتی رہیں جس مصلح موعود کی خبر 1884ء کے اشتہار میں دی گئی تھی، وہ اب نہ آئے گا۔ پس جس طرح دوسرے مسلمانوں کا مسیح نہ آئے گا، جو آنا تھا وہ آ چکا خواہ کوئی مانے یا نہ مانے، اُسے نہ اُس کی پرواہ ہے نہ اُس کے کام میں کوئی انسان روک بن سکتا ہے۔ چکی کے پاٹ تو دانے نہیں پیتے، چکی دانوں کو پیسا کرتی ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 26/ ستمبر 1945ء، صفحہ 4)

پیشگوئی مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں

مکرم مولانا طلحہ علی صاحب، مربی سلسلہ فلپائن

ان تحریرات سے جہاں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت اور حضرت مصلح موعودؓ کے اعلیٰ اور ارفع مقام کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی ہیں۔

کسی بھی پیشگوئی، الہام یا وحی کو سب سے بہتر وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس پر وہ کلام نازل ہوا ہو، اور اس ضمن میں کسی بھی پیشگوئی کی وہی تفسیر اور معنی زیادہ وقعت رکھیں گے جو صاحب الہام نے خود کیے ہوں۔ اس امر کے پیش نظر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات در بارہ پیشگوئی مصلح موعود پیش خدمت ہیں۔

پیشگوئی کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئی مصلح موعود کی نسبت اشتہار واجب الاظہار، 22/مارچ 1886ء میں تحریر فرماتے ہیں:

”آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔ … مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟“

(اشتہار واجب الاظہار 22/مارچ 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 114 تا 115 مطبوعہ لندن)

اس کے بعد 8/اپریل 1886ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے اس اعتراض کا جواب بھی دیا کہ 9 سال کی میعاد میں بیٹا پیدا ہونا کوئی خارق عادت امر نہیں۔ اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا:

”صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔“

(اشتہار صداقتِ آثار۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 117)

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے بعض خطوط میں اپنے اس اندیشہ کا اظہار کیا کہ پسر موعود کے بارے میں پیشگوئی کوئی خارق عادت امر نہیں اور آپ اس پیشگوئی کی تشہیر نہ کیجیے کیونکہ اس سے آپ کی اور مسلمانوں کی ہتک اور استہزا ہوگا۔

حضورؑ نے ان خطوط کے جواب میں جو امور بیان کیے ان سے پیشگوئی کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

”مجھ کو منجانب اللہ اس بارے میں اعلان و اشاعت کا حکم ہے اور جیسا کہ میرے آقا محسن نے مجھے ارشاد فرمایا ہے میں وہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں۔ مجھے اس سے کچھ کام نہیں کہ دنیوی مصلحت کا کیا تقاضا ہے اور نہ مجھے دنیا کی عزت و ذلت سے کچھ سروکار ہے اور نہ اس کی کچھ پروا اور نہ اس کا کچھ اندیشہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جن باتوں کے شائع کرنے کے لئے میں مامور ہوں ہر چند یہ بدظنی سے بھرا ہوا زمانہ ان کو کیسی ہی تحقیر کی نگاہ سے دیکھے لیکن آنے والا زمانہ اس سے بہت سا فائدہ اٹھائے گا۔“

(مکتوباتِ احمد۔ جلد اول، صفحہ 305)

پھر ایک اور خط کے جواب میں کہ اگر سراج منیر میں ایسی ہی پیشگوئیاں ہیں تو ان سے اسلام کو نقصان اور مسلمانوں کی ہتک ہوگی، فرمایا:

”بے شک سراج منیر میں اسی طرح کی پیشگوئیاں ہیں بلکہ سب سے بڑھ کر یہی پیشگوئی ہے۔“

(ایضاً۔ صفحہ 308)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلند مقام و مرتبہ بطور مثیل ابنِ مریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی فرمودات کی روشنی میں پسر موعود کو مثیل ابنِ مریم قرار دیا۔ فرمایا:

” اگر ظاہر پر ہی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالتِ موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ

ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیلِ مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔...اُس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 316تا318)

پھر اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریّت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رَستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق و العلاء کانّ اللّٰہ نزل من السماء۔"

(ایضاً۔صفحہ 180)

مصلح موعود بطور مثیلِ مسیح موعودؑ

پسر موعود کو خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلا ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔"

(تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 181 تا182)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک نظم میں تحریر فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مندرجہ بالا اشعار میں مصرع، "دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا" میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مصلح موعود کا زمانہ گویا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا زمانہ ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ دنیا ایک دفعہ دوبارہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو دیکھے گی۔

ان اشعار میں ایک اور امر بھی غور طلب ہے۔بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہی 20/فروری1886ء کی پیشگوئی کے مصداق اور پسر موعود تھے تو پھر ان کی پیدائش کے بعد بھی پسر موعود سے متعلق الہامات کیوں ہوتے رہے؟ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کو ایک نئے اور اچھوتے اعتراض کے طور پر پیش کیا جاتا ہے مگر یہ کوئی نیا اعتراض نہیں بلکہ پیغامیوں کی طرف سے اس قسم کے اعتراض حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہی میں پیش کیے گئے اور اس کا جواب بھی جماعت کی طرف سے دیا گیا۔ اس اعتراض کے تفصیلی جواب کا یہاں موقع نہیں مگر مندرجہ بالا اشعار کی نسبت سے ایک نکتہ یہاں درج ہے۔ پہلے شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

یہاں پر غور طلب امر یہ ہے کہ پہلے مصرع میں حضورؑ نے "بیٹا ہے تیرا" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہاں ایک خاص بیٹے کی بات ہو رہی ہے جو پسر موعود ہے ورنہ تو حضورؑ کی تمام اولاد ہی الٰہی بشارات کے تحت پیدا ہوئی تھی۔ اور فرمایا کہ وہ بیٹا پیدا ہو چکا ہے۔ "بیٹا" ہے "تیرا"۔ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا۔ یعنی ایک دن آئے گا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو پسر موعود کے متعلق تھیں وہ پوری ہوں گی۔ دراصل، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد الہامات کی وجہ بھی یہی تھی کہ پیشگوئی صرف بیٹے کی پیدائش کے بارے میں نہ تھی بلکہ ایک خاص متصف بالصفات بیٹے کے بارے میں تھیں۔ اور ان صفات کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہونا مقدر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے بعد بھی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام تسلی دی کہ وہ بیٹا جو پیدا ہو چکا ہے ضرور ان صفات کا حامل ہو گا جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مصلح موعودؓ بطور خلیفۃ المسیح الموعود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی وعدوں کے مطابق متعدد تحریرات میں اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ مصلح موعود حضورؑ کا جانشین اور خلیفہ ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15 ،صفحہ 214)

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علم الرؤیا کی رو سے مسجد سے جماعت مراد ہوتی ہے۔ اور مسجد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لکھا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ جماعت کے امام ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں سبز اشتہار میں فرماتے ہیں:

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیّین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ

اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔ پس اوّل اس نے قسم اوّل کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشّر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے طیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہنچا گیا۔... دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے 10/ جولائی 1888ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء۔"

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 462 تا 463)

مندرجہ بالا اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسر موعود کو خدا تعالیٰ کی دوسری رحمت کا ظہور قرار دیا ہے یعنی کہ ارسالِ مرسلین و نبیّین و ائمہ و اولیاء و خلفاء۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں رسالہ الوصیت میں جہاں جماعت میں خلافت کے نظام اور قدرت ثانیہ کی خوشخبری دی ہے وہیں انتہائی صریح الفاظ میں فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306 حاشیہ)

یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد جگہ پر اپنی خلافت کا موعود خلافت کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے یعنی یہ کہ نہ صرف آپ کی خلافت قدرتِ ثانیہ کی عمومی پیشگوئی کے تحت تھی بلکہ آپ کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی پیشگوئیاں اور وعدے بھی ہیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت

اس ضمن میں حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا، ان دنوں انجمن کے ممبران کے انتخاب یا قوانین کے بارے میں کوئی میٹنگ ہو رہی تھی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ بار بار اندر آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دیتے اور ہدایات لیتے۔ اس دوران حضورؑ، حضرت اماں جانؓ والے دالان میں ٹہل رہے تھے۔ آخری بار جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی تعالیٰ عنہ بات بتا کر واپس گئے تو حضور سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو گئے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ بھی پیچھے چلتے چلتے حضورؑ کے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور ممکن ہے کہ حضورؑ نے قدموں کی چاپ پہچان لی ہو۔ حضورؑ نے وہیں کھڑے کھڑے پیچھے دیکھے بغیر بظاہر حضرت اماں جانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ محمود کی خلافت کی بابت ان لوگوں کو بتا دیں پھر میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت میں خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔"

حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حلفاً بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بعینہٖ ایسے ہی وقوع ہوا اور ایک ایک لفظ ایسے ہی ارشاد فرمایا تھا۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد چہارم، صفحہ 60)

پسر موعود کی تعیین کے بارہ میں بعض اشارے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی تحریرات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو پسر موعود سمجھتے تھے اور آپ نے اپنی تحریرات میں اس بارہ میں بعض اشارے بھی فرمائے۔ اس سے پہلے کہ ہم ان تحریرات کو پیش کریں ایک امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

بشیر ثانی، محمود، اور مصلح موعود پسر موعود ہی کے نام ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلامؑ کو پسر موعود کی پیش خبری 20/ فروری 1886ء میں ملی۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ اس پیشگوئی سے متعلق ضروری امور وقتاً فوقتاً آپؑ پر کھولتا رہا، اور آپ نے ان امور کو خدائی علم پا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ بشیر اوّل کی وفات کے بعد لوگوں کی طرف سے اس پیشگوئی کے بارے میں بہت سے اعتراضات کیے گئے جس کے جواب میں آپؑ نے وہ "حقانی تحریر بر واقعہ وفاتِ بشیر" تحریر فرمایا جو عرف عام میں "سبز اشتہار" کے نام سے مشہور ہے۔ اس اشتہار میں آپؑ نے تفصیل کے ساتھ پسر موعود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے دوسرے الہامی ناموں مثلاً فضل عمر اور مصلح موعود کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ بعض منکرین کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ بشیر ثانی (یعنی پسر موعود) اور مصلح موعود دو علیحدہ افراد ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کے بارہ میں بیان فرمودہ تعیین کو سمجھنے کے لیے اس اعتراض کا جواب بہت ضروری ہے۔

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات سے یہ بات اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ بشیر ثانی، مصلح موعود، اور محمود ایک ہی فرد کے نام ہیں اور یہی فرد 20/ فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر

پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی (یا مصلح موعود۔ ناقل) کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد دوم، صفحہ 467 حاشیہ)

پہلے جملہ میں حضورؑ نے انتہائی صراحت کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے کہ یہ مختلف نام ایک ہی فرد سے متعلق ہیں۔ آخری جملہ میں فرمایا کہ بشیر اوّل اور بشیر ثانی کا ذکر ایک ہی پیشگوئی میں ہے اور متعصب سے متعصب دشمن بھی اس امر کا اقراری ہے کہ یہاں 20؍فروری کی پیشگوئی میں پسر موعود ہی کا ذکر ہے۔ پھر اسی اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

"الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ اور بیان کیا۔ کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ دیکھو اشتہار 20؍ فروری 1886ء و اشتہار 10؍ جولائی 1888ء۔ سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔"

(ایضاً صفحہ 453 حاشیہ)

یہاں بھی آپؑ نے انتہائی صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ 20؍فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود اور بشیر ثانی اور محمود ایک ہی ہیں۔ اسی طرح اسی مضمون میں اس سے پہلے دو قسم کی رحمتوں کے نزول والی عبارت میں بھی حضورؑ نے انتہائی قطعی الفاظ میں یہ بات بیان کی ہے کہ محمود، بشیر ثانی اور پسر موعود ایک ہی ہیں۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ 463 کے حاشیہ میں آپ فرماتے ہیں:

"اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ 20؍فروری 1886ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

ان اقتباسات سے نہ صرف قطعی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بشیر ثانی، مصلح موعود، فضل عمر، محمود اور پسر موعود ایک ہی فرد کے مختلف نام ہیں بلکہ مزید برآں ان اقتباسات سے اس اعتراض کا بھی جواب مل جاتا ہے کہ بشیر اول کو پسر موعود متصور کرنا حضورؑ کا ذاتی اجتہاد تھا اور درحقیقت پسر موعود نے بعد کے زمانہ میں ظاہر ہونا تھا کیونکہ مندرجہ بالا عبارت میں حضورؑ نے انتہائی قطعی الفاظ میں فرمایا ہے کہ، "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا..." پس یہاں اجتہادی غلطی کا کوئی گمان نہیں۔

پسر موعود کی تعیین کے متعلق بعض ارشادات

اس وضاحت کے بعد اب ہم اس امر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی اپنے کسی بیٹے کو پسر موعود قرار دیا یا نہیں؟

اس ضمن میں مندرجہ ذیل اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خدائی اشاروں کے موافق پسر موعود سمجھتے تھے۔ یہاں یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے وقت بھی حضورؑ نے اس احتمال کا اظہار کیا تھا کہ ممکن ہے یہی بیٹا پسر موعود ہو اور اسی بنا پر آپ کا نام بھی بشیر اور محمود رکھا گیا۔ مگر ساتھ ہی وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابھی خدا تعالیٰ نے یہ معاملہ نہیں کھولا کہ یہی بیٹا پسر موعود ہے یا وہ 9 سالہ میعاد میں کسی اور وقت پیدا ہوگا۔ مگر بعد ازاں حضورؑ کے بعض اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو ہی پسر موعود سمجھتے تھے۔ آپؑ اپنی کتاب سراج منیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 36)

یہاں آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو سبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اور جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے کہ سبز اشتہار کا محمود اور 20؍فروری کی پیشگوئی کا پسر موعود ایک ہی فرد ہیں۔ مزید برآں سراج منیر وہ کتاب ہے جو آپؑ 20؍فروری کی پیشگوئی کے معًا بعد تحریر فرمانا چاہتے تھے اور جس کی طرف مولوی محمد حسین بٹالوی کے مذکورہ بالا خطوط میں بھی اشارہ ملتا ہے، مگر آپ نے اس کتاب کی اشاعت کو اس وقت تک ملتوی کر دیا تھا جب تک کہ پسر موعود کا تعین نہیں ہو جاتا۔

پھر مندرجہ بالا اقتباس میں آپؑ نے پیشگوئی کی میعاد کا بھی ذکر کیا ہے۔ اگر بفرض محال مان بھی لیا جائے کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی اَور ہے اور 20؍فروری والی اَور، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ سبز اشتہار کی پیشگوئی کے ساتھ تو کوئی میعاد مقرر نہیں۔ ہاں البتہ 20؍فروری کی پیشگوئی کے ساتھ 9 سال کی میعاد مقرر تھی۔ پس حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو یہاں 20؍فروری والی پیشگوئی کا پسر موعود ہی قرار دیا جا رہا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں:

"محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 299)

اسی طرح تریاق القلوب میں تحریر فرمایا:

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت

بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12/ جنوری 1889ء کو مطابق 9/ جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی مَیں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے۔ اے فخر رُسل قُربِ تُو معلوم شد۔ دیر آمدہٗ زراہ دُور آمدہٗ"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 219)

پھر آپؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

"جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20/ فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے بعض نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22، صفحہ 373)

مندرجہ بالا تمام اقتباسات میں یہ آخری اقتباس سب سے زیادہ واضح ہے۔ پہلے اقتباسات میں تو حضورؑ نے اس احتمال کا اظہار فرمایا ہے مگر اس آخری اقتباس میں حضورؑ نے انتہائی صراحت کے ساتھ 20/ فروری کی پیشگوئی کا ذکر فرما کر، پھر بشیر اول کی وفات کے بعد میعاد کے اندر (یعنی 9 سال کے عرصہ میں) پسر موعود یعنی بشیر ثانی کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا، "اس کے مطابق" حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیدا ہوئے۔

ایک اور لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ ان تمام اقتباسات میں حضورؑ نے تعیین کے علاوہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی اس وقت کی عمر کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس میں غالباً اس طرف اشارہ ہے کہ بعض بچوں کے خورد سالی میں فوت ہونے کے بعد پسر موعود نے لمبی عمر پانے والا ہونا تھا۔

ان تحریرات سے جہاں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعلیٰ اور ارفع مقام کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 18 فروری 2022ء)

دعا بہت عمدہ چیز ہے

اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 ایڈیشن 1988ء)

اے فضلِ عمرؓ زندہ ہے ہر لمحہ ترا نام

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

دن رات مسیحا کی دعاؤں کا صلہ ہے
وہ شخص جو رحمت کا نشاں بن کے ملا ہے

پیغمبرِ لولاک نے دی جس کی نشانی
مولا نے کہی عرش سے خود جس کی کہانی

وہ مصلحِ موعود نوشتوں میں تھا مذکور
چرچا تھا فلک پر تو فرشتوں میں تھا مذکور

اک نور تھا ممسوحِ رضامندیٔ باری
اک چشمۂ عرفان ہوا آپؓ سے جاری

وابستہ تھی تقدیر امم ذات سے اُس کی
آتی تھی صداقت کی مہک بات سے اُس کی

وہ سخت ذہین اور فہیم اور ذکی تھا
پُر علم تھا وہ ظاہر و باطن میں تقی تھا

بیواؤں، یتیموں کا، اسیروں کا سہارا
قوموں کے مقدر کا درخشندہ ستارا

وہ پاک، وجیہ، مظہر حق، نور جبیں پر
گویا کہ خدا عرش سے اترا ہے زمیں پر

اے فضلِ عمرؓ زندہ ہے ہر لمحہ ترا نام
تاریخ کے سینے پہ چمکتا ہے ترا کام

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عظیم الشان بیٹے کی بشارت دیتے ہوئے علاوہ اور باتوں کے یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی:

”....اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔“

انہی الٰہی بشارات کے مطابق اس پیشگوئی کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں عظیم الشان کام سرانجام پائے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جہاں عظیم الشان کارنامے سرانجام دیے وہاں جماعت کی تعلیم و تربیت اور ہر موقع پر رہنمائی میں بھی بہت بڑا کردار ادا کیا۔ آپؓ نے اپنے قول و فعل سے نہایت قابل تقلید نمونے جماعت کے لیے چھوڑے ہیں جو قوت فیصلہ اور قوت عمل کے بڑے عظیم الشان سبق اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ذیل میں آپؓ کی سیرت کے چند واقعات تحریر کیے جاتے ہیں۔

کلیدِ قرآن لکھنے والے کے لیے دعا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت میں خدمت قرآن کا عنوان ایک اہم سرخی ہے۔ آپؓ جب مطالعہ اور تحقیق کے دوران کسی کتاب کو ممدّ و معاون پاتے تو اس کے لکھنے والے کے لیے بہت دعائیں کرتے، اسی ضمن ایک جگہ آپؓ فرماتے ہیں:

”کل ہی کلید قرآن سے میں ایک آیت کا حوالہ نکالنے لگا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ آیت ذرا دیر سے ملے گی مگر اس کلید قرآن سے مجھے فوراً وہ آیت مل گئی۔ اس پر میں نے دیکھا کہ دو تین منٹ تک نہایت خلوص سے مَیں اس کے مرتّب کے لیے دعا مانگتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس کے مدارج بلند کرے کہ اُس کی محنت کی وجہ سے آج مجھے یہ آیت اتنی جلدی مل گئی۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 2/مئی 1962ء، صفحہ 4)

”مسیحا نفس“ بنانے کا عزم

خالد احمدیت محترم مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب بیان کرتے ہیں:

”1924ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مذاہب عالم کی کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن تشریف لے گئے تھے۔ انہی دنوں ہمارے مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ شائع ہوا، بفضلہٖ تعالیٰ مَیں اس امتحان میں یونیورسٹی میں اوّل رہا تھا۔ اوّل آنے والے کو انگریزی تعلیم اور ریسرچ کے لیے یونیورسٹی کی طرف سے تیس روپے ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا مگر اسے لاہور میں رہنا پڑتا تھا۔ مَیں نے حضور رضی اللہ عنہ کو لندن خط لکھا اور اس بارے میں رہنمائی چاہی۔ ان دنوں حضورؓ کی ڈاک کے انچارج حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ تھے، مجھے حضرت حافظ صاحبؓ کی طرف سے خط ملا کہ حضور نے جواباً فرمایا ہے کہ ”جسے ہم مسیحا نفس بنانا چاہتے ہیں اُسے تیس روپے میں گرفتار کرانا نہیں چاہتے۔“

(ماہنامہ الفرقان ربوہ، دسمبر 1965ء۔ فضل عمرؓ نمبر صفحہ 17،18)

صحابہ کا احترام ضروری ہے

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ (وفات: 15 دسمبر 1963ء) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک حاضری کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

”..... فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں، صحابہ کا احترام ضروری ہے چنانچہ حضور نے ایک طرف ہو کر خاکسار کو چارپائی پر بٹھا لیا۔“

(حیاتِ قدسی۔ جلد پنجم، صفحہ 104،105)

چار تعلیم یافتہ بیٹے خدمت دین کے لیے وقف کرنے والے پر اظہار خوشنودی

حضرت ماسٹر محمد آسان صاحب رضی اللہ عنہ (ولادت: 1889ء۔ وفات: 25/اگست 1955ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) ولد حضرت سید محمود الحسن خان صاحب دہلوی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وقف کی تحریک پر لبیک کہا اور اپنے چار تعلیم یافتہ بیٹے خدمت دین کے لیے وقف کر دیے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی وفات پر اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 ستمبر 1955ء میں آپ کی دین کے لیے اس قربانی کو سراہتے ہوئے فرمایا:

”مَیں نے جب وقف کی تحریک کی تو گو سینکڑوں مالدار ہماری جماعت میں موجود تھے مگر اُن کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وقف کریں لیکن ماسٹر محمد حسن صاحب نے اپنے چار لڑکے اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیے۔..... میں سمجھتا ہوں ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے بھی ایسا نمونہ دکھایا ہے جو قابلِ تعریف ہے۔ وہ ایک معمولی مدرس تھے اور غریب آدمی تھے، انہوں نے فاقے کر کر کے اپنی اولاد کو پڑھایا اور اسے گریجوایٹ کرایا اور پھر سات لڑکوں میں سے چار کو سلسلہ کے سپرد کر دیا، اب وہ چاروں خدمتِ دین کر رہے ہیں اور قریباً سارے ہی ایسے اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں جو

وقف کا حق ہوتا ہے۔ اگر یہ بچے وقف نہ ہوتے تو ساتوں مل کر شاید دس بیس سال تک اپنے باپ کا نام روشن رکھتے اور کہتے کہ ہمارے اباجان بڑے اچھے آدمی تھے مگر جب میرا یہ خطبہ چھپے گا تو لاکھوں احمدی محمد حسن صاحب آسان کا نام لے کر ان کی تعریف کریں گے اور کہیں گے کہ دیکھو یہ کیسا باہمت احمدی تھا کہ اس نے غریب ہوتے ہوئے اپنے سات بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور پھر ان میں سے چار کو سلسلہ کے سپرد کر دیا۔"

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 36، صفحہ 158۔ فضل عمر فاؤنڈیشن)

مبلغ سلسلہ کے لیے وضو کا پانی لانا

حضرت مولانا فرزند علی خان صاحب (وفات: 9/جون 1959ء) امام مسجد فضل لندن اپریل 1933ء میں انگلستان میں تبلیغ اسلام کے پانچ سال بعد قادیان تشریف لائے، حضورؓ ناسازئ طبع کے باوجود استقبال کے لیے تشریف لائے۔ آگے "یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے" کے مصداق نظارے کے متعلق اخبار الفضل لکھتا ہے:

"مصافحوں کے بعد خان صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر قصبہ میں تشریف لائے اور مسجد مبارک میں نفل ادا کیے۔ جب خان صاحب مسجد مبارک میں پہنچے تو شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کسی سے وضو کے لیے پانی لانے کو کہا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس اندر سے جا کر پانی کا لوٹا بھر لائے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 13/اپریل 1933ء صفحہ 1)

ہمارے نہیں تو کسی اَور کے کام آجائے گا

اگست 1917ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبدیلی آب و ہوا کی خاطر شملہ تشریف لے گئے۔ بٹالہ اور امرتسر کے درمیان سیکنڈ کلاس کی گاڑی کا پنکھا خراب تھا۔ حضرت میاں شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے درست کرنے لگے۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا جانے دیجیے! ہم نے تو ابھی امرتسر میں اُترنا ہے۔ اس کو سن کر حضرت اقدسؓ نے فرمایا: ہمیشہ مومن وہ کام کرتا ہے جس سے مخلوق خدا کو فائدہ ہو، پس ہمارے نہیں تو کسی اور کے کام آجائے گا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11/ستمبر 1917ء، صفحہ 2)

انگریزی میں بول چال

1924ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر یورپ پر تشریف لے گئے، اس سفر میں بارہ صحابہ آپؓ کے ساتھ تھے۔ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر یورپ کی روداد لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

"حضورؓ نے حکم فرمایا کہ سب دوست مل کر باہم انگریزی میں باتیں کریں، اگر کوئی اردو میں بات کرے تو ایک آنہ جرمانہ ادا کرے۔ انگریزی کے بعد عربی میں بھی اجازت کلام تھی مگر جب کوئی اور غیر لوگ شامل ہوں تو پھر اردو کلام کی بھی اجازت تھی۔ یہ زورِ کلام انگریزی اور عربی کا بمبئی سٹیشن تک جاری رہا اور سیدنا حضرت اقدس سے لے کر خادم قادیانی اور علی محمد صاحب تک بھی انگریزی میں کلام کرتے رہے مگر بمبئی میں اُتر کر وہ سلسلہ ختم ہوگیا۔"

(سفر یورپ 1924ء از حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانیؓ، صفحہ 9)

...میں ڈرتا ہوں
ان کے ایمان ضائع نہ ہوجائیں

جنوری 1919ء میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی کام سے قادیان سے باہر جانا پڑا، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر ان کو ایک مکتوب تحریر فرمایا جس میں لکھا:

"اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی محبت سے روانہ ہوں، ظاہری دوری گو حقیقی دوری نہیں مگر پھر بھی بہت بڑا دخل رکھتی ہے، پٹیالہ کا واقعہ ہے عبدالحکیم مرتد ہوگیا، حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا اس کا باعث قادیان کا نہ آنا ہے اور یہ کہ جو لوگ یہاں نہیں آتے میں ڈرتا ہوں ان کے ایمان ضائع نہ ہوجائیں ... ۔"

(الحکم قادیان۔ 28/جنوری 1919ء، صفحہ 2)

جو شاخ تنے سے جدا ہوتی ہے
وہ سوکھ جاتی ہے

1918ء میں ایک ڈپٹی کلکٹر صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی بیعت قبول کرتے ہوئے چند نصائح بذریعہ مکتوب ان کو بھجوائیں، جن میں یہ بھی فرمایا:

"ایک بات کو آپ یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس سے بہت فوائد حاصل ہوں گے، وہ یہ ہے کہ جو شاخ تنے سے جدا ہوتی ہے وہ سوکھ جاتی ہے، تعلقات کا قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے، جہاں تک ہو سکے قادیان آنے کی کوشش کریں، جب تک نہ آسکیں کبھی کبھی خط لکھتے رہیں، ... سلسلہ کے حالات کی واقفیت کے لیے قادیان کا کوئی اخبار منگوایا کریں، اس سے تازگی ہوتی ہے، وہاں کی جماعت کے لوگوں سے ملتے رہیں۔ انسان کی زندگی کا واقعہ میں کوئی اعتبار نہیں ہوتا، بہت ہیں جو آخری وقت اپنے نفس کو بے فائدہ ملامت کرتے ہیں، پھر اس وقت واپس لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 18 مئی 1918ء، صفحہ 2، کالم 3،2)

جلسہ سالانہ مرکز کے ساتھ تعلق رکھتا ہے

23/مارچ 1925ء بعد نماز عصر کی ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ہے:

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے عرض کیا اگر ہمارا ایک سالانہ جلسہ لاہور میں ہوجائے تو ہماری تعداد اور جماعت کے لوگوں کی کثرت وغیرہ سے تمام شہر پر بڑا اثر ہو۔ آپؓ نے اس کے جواب میں فرمایا: "یوں تو وہاں جلسہ ہوسکتا ہے لیکن جلسہ سالانہ جو مرکز کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہ وہاں ہرگز نہیں ہوسکتا۔

(بقیہ صفحہ 34)

اسلامی ورثہ کی تقریبات کی چند جھلکیاں

کینیڈا کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خدا کرے کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔ حضور رحمہ اللہ نے یہ بات یونہی نہیں کہہ دی بلکہ کینیڈا کی بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو اس کو ساری دنیا سے ممتاز کرتی ہیں ان میں سے ایک خوبی اس کی کثیر القومی کو نہ صرف قبول کرنا ہے بلکہ اس کی ترویج کرنے کی حوصلہ افزائی اور اس پر فخر کرنا بھی ہے۔ کینیڈا میں رہنے والی مختلف اقوام کے لوگ اپنی نئی نسل کو اپنی مادری زبان سکھانا چاہیں تو حکومت اس میں مدد کرتی ہے۔

اسی طرح وہ اگر اپنے نوجوانوں اور عوام الناس کو اپنے کلچر یا ورثہ سے آگاہی دینا چاہیں تو حکومت اس کی بھی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے دن یا مہینہ مقرر کر دیتی ہے۔

اکتوبر اسلامی ورثہ کا مہینہ

کینیڈا میں اکتوبر کا مہینہ اسلامی ورثہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا اس مہینہ کو بھرپور طریقے سے مناتی ہے۔ اکثر جماعتیں یہ پروگرام مقامی طور پر اپنے طریق سے مناتی ہیں۔ اس مہینہ کی مناسبت سے یہ پروگرام مرکز میں منعقد کرنے کی ذمہ داری وان امارت کو سونپی گئی تھی۔ اس سال منتظمین نے اس پروگرام کو دو حصوں ”آن لائن“ اور ”ان پرسن“ کرنے کا پروگرام بنایا۔

تیاری

اس سال کے لئے مرکزی موضوع سائنس اور انجینئرنگ منتخب کیا گیا اور سات اکتوبر کو آن لائن اور اٹھائیس اکتوبر 2022ء کو یہ پروگرام ”ان پرسن“ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تمام امور خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان امارت کی نگرانی اور مکرم ندیم محمود میاں صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں نوید الاسلام صاحب بطور شریک صدر، مکرم سلمان منگلا صاحب اور مکرم عدنان منگلا صاحب کے ذمہ ٹوسٹر کمپین، جب کہ محترمہ حرا اسلام صاحبہ مختلف شعبہ جات کے لئے اسکرپٹ رائٹر، ایڈیٹر، ڈائریکٹر، پروڈیوسر کے علاوہ رابطہ کار برائے مہمان اسپیکر و ایجوکیشن بورڈ۔ اسی طرح خواتین انجینئرز کے انٹرویو۔ بچوں کی ٹیبلو اور کئی دوسری ویڈیو ریکارڈنگز کی نگرانی نیز ٹیکنیکل رضا کاروں کی تلاش اور ان سب کے ساتھ اشتراک وغیرہ کی ذمہ داری نبھا رہی تھیں۔ ان امور کے لئے مواد کی تیاری، ریکارڈنگ کے لئے جگہ کا انتخاب، ریہرسل وغیرہ کے لئے بہت عرصہ پہلے سے کام شروع کر دیا گیا تھا۔ ان کاموں کو احسن طریق سے سرانجام دینے کے لئے بہت سی خواتین نے بطور ان کی نائبہ اور معاونہ کے شب و روز کام کیا۔

اطلاعات و پبلسٹی

اس پروگرام کی سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارم پر پبلسٹی کی جاتی رہی۔ اور ایجوکیشن بورڈز کے متعلقہ افسران سے ملاقاتیں کر کے ان کو آمادہ کیا گیا کہ اسکولوں کے طلباء سات اکتوبر کو اپنی کلاسوں سے آن لائن جب کہ اٹھائیس اکتوبر کو مسجد بیت الاسلام کمپلیکس میں آ کر پروگرام میں شامل ہوں۔ اسی طرح لوکل گورنمنٹ، صوبائی گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ کے نمائندوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جماعتوں میں اعلانات کروائے گئے تا کہ احباب اپنے غیر مسلم و غیر احمدی دوستوں کو لے کر آئیں۔

آن لائن پروگرام

مورخہ 7 اکتوبر بروز جمعہ اسکول کے طلباء کے لئے آن لائن پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کے میزبان مکرم طاہر مظہر صاحب نے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے مکرم فراس چوہدری نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد پروگرام کا مختصر تعارف بیان کیا گیا۔ بعدہ اس موقع کے لئے خاص طور پر تیار کی گئی ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں مسلمانوں کے سنہری دور میں عراق، ترکی اور اسپین کے نمایاں سائنسدانوں، انجینئروں اور دوسرے مشاہیر کی طرف سے کی گئی حساب، الجبرا، جیومیٹری، زرعی انجینئرنگ، میڈیکل انجینئرنگ، خلائی سائنس اور فلاسفی وغیرہ سے متعلق کام کا ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ آج بھی ان مسلمان سائنسدانوں اور ماہرین کے کارناموں اور ان کی کتابوں کو کسی نہ کسی رنگ میں سراہا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں اسپین میں بنائے گئے ایک اہم ڈیم کا ذکر کیا گیا جو آج بھی موجود ہے اور اس کے ذریعے آبپاشی کے لئے نہری نظام نے زراعت میں ایک انقلاب برپا کیا۔

انٹرویوز

اس ویڈیو میں تین احمدی مسلمان خواتین انجینئرز کے انٹرویوز بھی شامل کئے گئے جس میں انہوں نے دوران تعلیم اور دوران ملازمت اپنے تجربات بیان کئے اور بتایا کہ اسلامی لباس اور اسلامی اقدار پر عمل کرتے ہوئے انہیں کبھی کمتری کا احساس نہیں ہوا۔ ساتھی طالب علموں اور پروفیسروں کی طرف سے ہمیشہ عزت اور حوصلہ افزائی ہی ہوئی۔ اسی طرح ملازمت کے دوران بھی پروقار طریق اور ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیئے۔

انجینئرنگ سے متعلق عملی مظاہرہ

خواتین انجینئرز کے انٹرویوز کے بعد ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں بچوں اور بچیوں کو انجینئرنگ کے مختلف کام کرتے دکھایا گیا۔ عملی طور پر اپنے ہاتھوں سے چیزیں بناتے ہوئے بچے بڑے خوش تھے اور اس پر فخر محسوس کر رہے تھے۔ مہمانوں نے بھی ان کی کاوشوں پر ان کی مختلف رنگ میں حوصلہ افزائی کی۔

ٹیبلو کا مظاہرہ

اس کے بعد چند بچوں اور بچیوں نے مختلف سائنسدانوں کا کردار ادا کرتے ہوئے ان کے کارناموں کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا۔ جن میں الکندی، الزہروی، جابر بن حیان اور ابن الہیثم وغیرہ نمایاں تھے۔ اسی طرح تین بچوں نے بنوموسی برادران کا کردار ادا کرتے ہوئے ان تینوں سائنسدان بھائیوں کے مختلف سائنسی کارناموں، ایجادات اور ان کی تحریر کردہ کتابوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ایک بچی نے نائیجیریا کی ایک بہادر ملکہ آمینہ کا کردار کرتے ہوئے اس کے دور کے کئی تاریخی واقعات بتائے۔ اس پروگرام کو بہت پسند کیا گیا۔

کہوٹ Kahoot کا مقابلہ

اس آن لائن پروگرام کے دوران وقفے وقفے سے کہوٹ کا مقابلہ ہوتا رہا اس طرح اپنی کلاس میں بیٹھے ہوئے طلبا اس مقابلے میں حصہ لینے کے لئے بڑے غور سے پروگراموں کو دیکھتے رہے اور خاص خاص باتوں کو یاد کرتے رہے تاکہ مقابلہ جیت سکیں۔ یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ کم وبیش ایک سو کے قریب طلبا نے اس میں حصہ لیا۔ یہ مقابلہ جیتنے والے تین طلبا کے ناموں کا اعلان کیا گیا اور بتایا گیا کہ ان کو 100، 75، 50 ڈالر نقد انعام دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس آن لائن پروگرام کو 700 طلبا اور ٹیچرز نے دیکھا اور مسلمانوں کے سائنس اور انجینئرنگ سے متعلق کارناموں سے آگاہی حاصل کی۔

ان پرسن پروگرام

اسلامی ورثہ کا مہینہ منانے کے بارے دوسرا ''ان پرسن'' پروگرام مورخہ 28 اکتوبر بروز جمعہ پانچ بجے بعد دوپہر شروع ہونا تھا لیکن مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کو 30 سال مکمل ہونے پر ایک اوپن ہاؤس کا پروگرام 4 بجے رکھا گیا تھا۔ اور اس کا سوشل میڈیا اور دوسرے ذرائع سے کافی پبلسٹی کی گئی۔ اس لئے بہت سے مہمان اور طالب علم اور ان کے ٹیچرز بسوں کے ذریعہ یہ پروگرام شروع ہونے سے پہلے ہی پہنچ گئے اور مسجد کے گائیڈڈ وزٹ کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر مہمانوں اور اساتذہ کو گفٹ بھی دیئے گئے۔

ان پرسن پروگرام کا سیٹ اپ

اس پروگرام کے لئے طاہر ہال میں سیٹ اپ کیا گیا۔ مہمانوں کی رجسٹریشن کے لئے لابی میں انتظام کیا گیا۔ طاہر ہال کے تقریباً نصف حصہ میں معلوماتی اسٹالز پر مرد حضرات اور دوسرے نصف حصے میں خواتین معلومات مہیا کرنے کے لئے موجود تھیں۔

سٹیج

سٹیج کو پروگرام کی مناسبت سے سجایا گیا تھا۔ مستقل سٹیج کے اوپر ایک چھوٹا سا سٹیج بنا کر اس پر اسلامی دور کے آرٹ کی عام اشیا کے نمونے دوربین، پیتل کے بنے مٹکے، لائٹس، وڈ ورک کی ہوئی پرانی لیکن خوبصورت کرسیاں اور اونٹ وغیرہ خوبصورتی سے رکھے گئے تھے۔

اسٹالز کی تفصیل

طاہر ہال کے اندر داخل ہوتے ہی دائیں طرف ٹیبل پر ریویو آف ریلیجنس کے گزشتہ سالوں کی کاپیاں بڑی ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ اس کے بعد Contributions from across Muslim Civilization کی تفصیلات پر مشتمل ایک رنگین چارٹ آویزاں کیا گیا جس میں خاکوں کی مدد سے اسلامی تمدن کے مختلف ادوار کو ظاہر کیا گیا تھا۔ اسی طرح عربی خطاطی کے بہت سے نمونے رکھے گئے تھے۔ ہال کے درمیان میں ایک گول دائرے میں میزیں لگا کر اوپر مختلف تراجم والے قرآن شریف بڑے سلیقے سے رکھے گئے۔ نیز سامنے دیوار پر ایک بڑا بینر آویزاں کیا گیا جس پر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف ادوار اور ان ادوار میں پیش آنے والے مختلف تاریخی واقعات کی مختصر تفصیل بیان کی گئی تھی۔ مردوں کے اسٹالز اور ان کے نگران درج ذیل تھے۔

Dr. Prof. Salaam

Mahmood Akbar Sahib

Scribe

Mustajab Sahib Murabbi silsla

Architecture

Zargham Nasir Sahib,

Dr Mirza Tahir Ahmad Sahib

مہمانوں ایک منظر

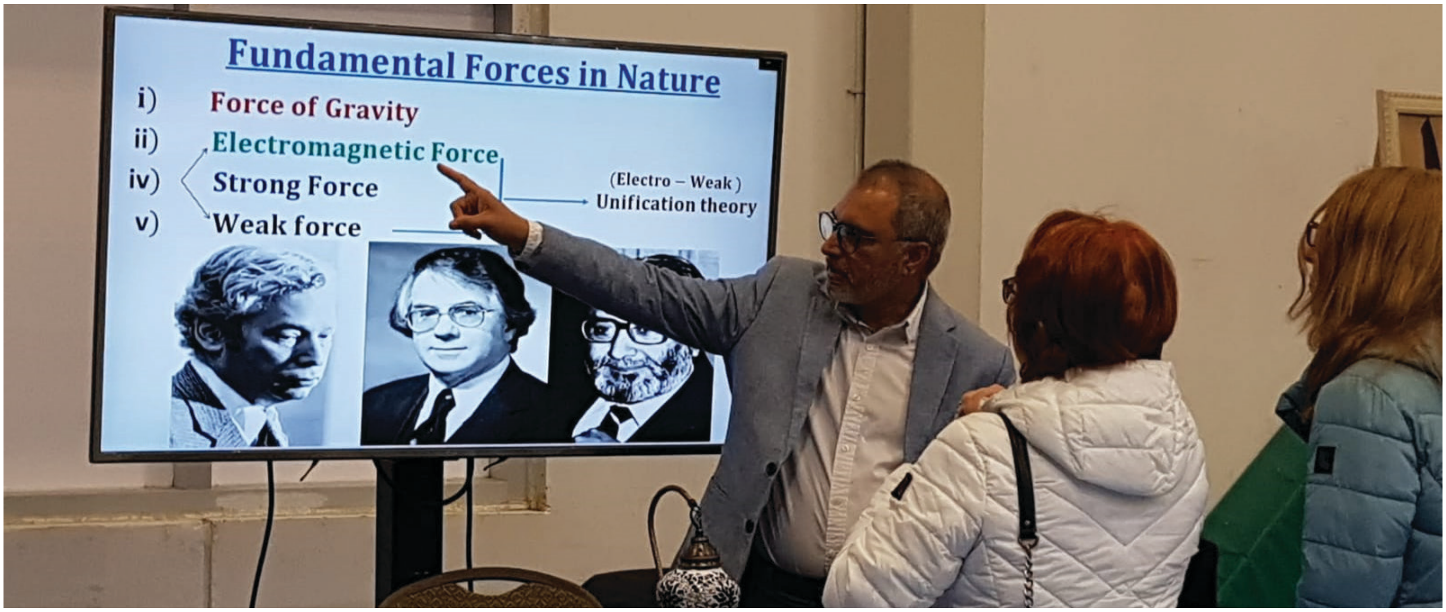

ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام سٹال

Kashif bin Arshad Sahib.

Math

Rashid Mahmood Sahib

Khubaib Sahib

Astronomy

Hassan Mangla Sahib

Saud Chaoudhry sahib

Engineering

Zeeshan Iqbal Sahib

Holy Quran

Imran Cheema Sahib

Adnan Mangla Sahib

خواتین کے زیر نگرانی درج ذیل اسٹالز تھے۔

Camera Work shop

Attiya Chaudhary Sahiba

History of Camera

Dr Fauzia Sahiba

Al Firnas Wings

Anoosh Sajid Sahiba

Book Stall

Sadaf Chaudhary Sahiba

Idrisi Spin Wheel

Aalia Sahiba

Sufism

Shamaila Bajwa Sahiba

Jesus is hijabi

Daniyah Sahiba

House of Wisdom display

Ayesha Zafar Sahiba

Medicine

Dr. Romana Sahiba

History of Clocks

Sadaf Shah Sahiba

Dark Room

SidraAbidAlexander Sahiba

ان پرسن پروگرام

یہ پروگرام مورخہ ۲۸ اکتوبر کو سوا ۵ بجے طاہر ہال میں شروع ہوا۔ مکرم رضا درد صاحب نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پیش کئے جانے کے بعد انہوں نے پروگرام کا تعارف پیش کیا اور بتایا کہ یہ ہمارا اسلامی ورثہ Islamic Hritage منانے کا چھٹا سال ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس پروگرام میں اساتذہ اور طلبا کی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سات اکتوبر کو آن لائن ہونے والے پروگرام میں شہر بھر کے مختلف اسکولوں سے 700 جب کہ آج کے ان پرسن پروگرام میں مختلف اوقات میں 350 سے زائد طلبا نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں حکومت کے تینوں سطح کے نمائندے شامل ہوئے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

Mr. Francesco Sorbara

Member Federal Parliament

قرآنِ کریم سٹال

بچوں کی دلچسپی کا ایک منظر

Mr. Stephen Lecce
Minister of Education Ontario
Mr. Michael Tibillo
Associate Minister of Mental Health and Addictions.
Linda Jackson
Deputy Mayor and Regional Councillor

ان سب مہمانوں نے اپنے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا کہ وہ اس طرح کے پروگرام منعقد کرکے عام پبلک کے لئے اسلام سے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے مواقع پیدا کرتی رہتی ہے۔

ویڈیو

مہمانوں کے خطاب کے بعد مسلمانوں کے عروج کے سنہرے دور میں سائنس اور انجینئرنگ کے شعبوں میں ہونے والے بہت سے سائنسدانوں اور ان کی ایجادات اور کارناموں کو ایک ویڈیو کے ذریعے دکھایا گیا۔

مسجد بیت الاسلام کے 30 سال

اس کے بعد مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب لوکل مشنری وان نے اسلامی ورثہ کا ذکر کرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے تیس سال مکمل ہونے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں سب کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔

ٹیبلو

بعدہ بچوں اور بچیوں نے قرون وسطیٰ کے دور کے بعض مسلمان سائنسدانوں اور محققین کا کردار ادا کرتے ہوئے ان کے کارناموں کا ذکر کیا۔

اختتامی خطاب و دعا

پروگرام کے آخر میں میزبان مکرم رضا درد صاحب نے اختتامی خطاب و دعا کے لئے مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر کینیڈا سے درخواست کی۔

انہوں نے تمام مہمانوں، حاضرین اور رضا کاروں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

ریفریشمنٹ

دعا کے بعد ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس دوران مہمان مختلف اسٹالز پر جاکر معلومات بھی حاصل کرتے رہے۔

(رپورٹ: مکرم غلام احمد عابد صاحب)

سامعین کا ایک منظر

میری پیاری امّاں جان

محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم محمد ارشد لقمان صاحب ویسٹن ساؤتھ

خاکسار کی پیاری امّاں جان محترمہ امۃ السلام فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد افضل بٹ صاحب آف امریکہ مورخہ 24/اگست 2022ء بوقت دو بجے بعد دوپہر امریکہ میں اس جہانِ فانی سے رخصت فرما کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کا وصال 70 سال کی عمر میں ہوا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیّہ تھیں۔ آپ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ وفات سے ایک روز قبل اپنے بیٹوں اور بیٹی سے باتیں کرتے اچانک طبیعت خراب ہوئی۔ اور میرے بڑے بھائی محمد اکبر سلمان فارماسسٹ نے فوری 911 پر فون کر کے ایمبولینس کے لئے کال کی۔ چند منٹ بعد ہی ایمبولینس پہنچ گئی۔ ایمبولینس کے ساتھ ڈاکٹرز، نرسز اور دیگر سٹاف بھی تھا۔ تشویشناک حالت کے باعث بغیر تاخیر کے ہسپتال لے گئے اور ایمرجنسی میں علاج شروع کر دیا گیا۔ ڈاکٹر نیورو سرجن اور دیگر ڈاکٹرز نے معائنہ کیا اور سٹی سکین اور دیگر ٹیسٹ کئے گئے۔ رپورٹس کے مطابق ہمیں کہا گیا کہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ”برین ہیمرج“ ہو گیا ہے۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکیں۔

آپ حضرت خواجہ محمد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف قادیان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی تھیں۔ اور آپ کے سسرال کی طرف سے حضرت خواجہ محمد حسین صاحب آف بھاگووال (انڈیا) اور میری دادی جان محترمہ رمضان بی بی صاحبہ، ہمشیرہ خالدِ احمدیت حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ کی بہو تھیں۔ آپ بہت نیک سیرت اور صابرہ شاکرہ تھیں۔ کبھی ناشکری کے الفاظ کا اظہار نہیں کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیر خواہ، مہمان نواز اور دعا گو تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں ہومیو پیتھی ادویات دی جا رہی تھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا معجزانہ اثر تھا کہ مرض سے مکمل شفاء ہو گئی تھی اور لمبی عمر پائی۔ الحمد للہ

امریکہ میں مورخہ 27/اگست 2022ء بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ امّی جان کا تعلق جماعت روچیسٹر نیویارک اسٹیٹ سے تھا۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں دوست احباب اور عزیز واقارب شامل ہوئے۔ اس کے بعد آپ کا جسدِ خاکی امریکہ سے مورخہ 30/اگست 2022ء بروز منگل روانہ ہوا اور 2/ستمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک صبح 8 بجے لاہور ائیر پورٹ پہنچا۔ ربوہ سے ایمبولینس لاہور ائیر پورٹ پہنچ چکی تھی۔ لاہور سے میّت بارہ بجے ربوہ پہنچ گئی تھی۔ اسی روز نمازِ جنازہ ساڑھے چھ بجے شام بہشتی مقبرہ دار الفضل ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ مکرم ومحترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں قائمقام ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد انھوں نے ہی دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت ”بہشتی مقبرہ دار الفضل“ میں تدفین کی منظوری فرمائی تھی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

مرحومہ کے پانچ بیٹے مکرم محمد اکبر سلمان صاحب فارمسٹ امریکہ، مکرم محمد انور لقمان صاحب یوکے، مکرم محمد احسن بٹ صاحب کارکن امور عامہ ربوہ، مکرم محمد عامر بٹ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ راچسٹر امریکہ، راقم الحروف اور ایک بیٹی محترمہ روحی افشاں صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء القدوس صاحب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ساؤتھ آل یوکے ہیں۔

آخر پر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میری پیاری امّی جان مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے۔ آپ کے ساتھ خصوصی محبت کا سلوک فرمائے اور آپ کے درجات کو ہر لحظہ وہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی خوبیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو

یاد رکھو۔ نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنّت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 404-405۔ ایڈیشن 1984ء)

”نونہالانِ جماعت“ کا صفحہ

پیارے بچو! اس مہینہ سے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بچوں کا صفحہ شروع کیا جارہا ہے۔ اس صفحہ میں آپ کی طرف سے موصول ہونے والی دلچسپ سبق آموز کہانیاں، پہیلیاں اور دیگر معلومات عامہ وغیرہ شائع کی جاتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ امید ہے آپ سب اس صفحہ سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔ اس صفحہ کے آخر میں ایک چھوٹا سا کوئز بھی ہو گا جو اسی صفحہ میں سے سوالات پر مشتمل ہو گا۔ آپ اس کوئز کے جوابات ہمیں لکھ کر درج ذیل ای میل پر بھجوائیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

پہلے دس صحیح جوابات موصول ہونے والے بچوں کے نام اس صفحہ کی زینت بنیں گے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جماعت احمدیہ 20 فروری کو یوم مصلح موعود کے طور پر مناتی ہے۔ اس روز 20 فروری 1886ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ 9 سال کے اندر اندر آپ کو ایک عظیم الشان خوبیوں والا بیٹا عطا فرمائے گا۔ اس پیشگوئی میں اس عظیم الشان بیٹے کی بہت سی خوبیاں بیان ہوئی ہیں مثلاً وہ سخت ذہین اور فہیم ہو گا، اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پیشگوئی کے مطابق 12 جنوری 1889ء کو پیدا ہوئے۔ 14 مارچ 1914ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔ نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی مجالس کی بنیاد رکھی۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغ دنیا کے مختلف کناروں میں پہنچانے کے لئے کئی ممالک میں مشن ہاؤسز کھولے۔ آپ کی وفات 8 اور 9 نومبر 1965ء کی درمیانی شب ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں امانتاً تدفین ہوئی۔

اللہ کے قریب آنے کا طریق

ایک اور طفل نے سوال کیا کہ میں قرآن شریف پڑھنے کے علاوہ اور نماز پڑھنے کے علاوہ کیسے اللہ کے قریب آسکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز میں دعائیں کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا قرب دے اپنے قریب لے کے آئے۔ اور اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔ کسی کو گالی نہیں دینی کسی کو برا نہیں کہنا بچوں سے لڑائی نہیں کرنی۔ اماں ابا کا کہنا ماننا ہے باتیں ماننی ہیں ان کو عزت دینی ہے ان کا احترام کرنا ہے۔ اپنے ٹیچر سے بھی اچھا سلوک کرنا ہے۔ جو کلاس فیلو ہیں ان سے بھی اچھی باتیں کرنی ہیں۔ لڑائی نہیں کرنی ان کو بتانا ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اچھی اچھی باتیں کرتا ہوں۔ میں گندی باتیں نہیں کرتا۔ میں گندی فلمیں نہیں دیکھتا، میں گندے پروگرام نہیں دیکھتا اور ہر وقت انٹرنیٹ یا آئی پیڈ پہ بیٹھ کے یا ٹیبلٹ پہ بیٹھ کے یا سیل فون پہ بیٹھ کے یا ٹیلی ویژن پہ بیٹھ کے فضول قسم کے پروگرام نہیں دیکھتا۔ اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ میں گراؤنڈ میں جاکے آؤٹ ڈور گیم بھی کھیلتا ہوں۔ تو یہ چیزیں جو ہیں تمہیں اچھا انسان بنائیں گی۔ جب تمہیں اچھے انسان بنائیں گی تو تم اللہ تعالیٰ کے قریب بھی ہو جاؤ گے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 8 اپریل 2022ء، صفحہ 14)

کوئز

1۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کب پیدا ہوئے؟

2۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے کون سی ذیلی تنظیموں کی بنیاد رکھی؟

3۔ یوم مصلح موعود کب منایا جاتا ہے؟

4۔ اللہ کے قریب آنے کا کیا طریق ہے؟

Image by rawpixel.com on Freepik

بقیہ از ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مرکز کبھی نہیں ہل سکتا اور نہ ہلنا چاہیے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان۔4/اپریل1925ء،صفحہ2)

غرضیکہ ایسے سینکڑوں واقعات اور روایات ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزمی اور ہر لحہ افرادِ جماعت کی اصلاح میں سعی پر دلالت کرتے ہیں اور آپؓ کے دل میں احباب سلسلہ کی تعلیم و تربیت کے لیے موجود فکر اور درد ظاہر کرتے ہیں۔ لاریب آپؓ ملّت کے فدائی تھے اور

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ولادتیں

توقیر احمد دیول

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شعبہ ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص کارکن مکرم شرافت احمد صاحب اور محترمہ شکیلہ مجید صاحبہ کو 27نومبر 2022ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقفِ نو سکیم میں شامل ہے۔

حضور انور نے ازراہِ شفقت اس بچے کا نام "توقیر احمد دیول" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد رفیق صاحب اور محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ مرحومہ حاصل پور کا پوتا اور مکرم مجید احمد صاحب مرحوم اور محترمہ نسرین بی بی صاحبہ مرحومہ شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

روبینہ انیق

4دسمبر 2022ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو ویسٹ امارت اور محترمہ ثناء رفیق صاحبہ کو بیٹی سے نوازا ہے جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ نو کے لئے منظور فرمایا ہے اور اس بچی کا نام "روبینہ انیق" عطا فرمایا ہے۔

عزیزہ روبینہ انیق سلّمہا، مکرم خلیق احمد صاحب شہید کراچی اور محترمہ بشریٰ خلیق صاحبہ ٹرانٹو کی پوتی اور مکرم میاں رفیق احمد صاحب میر پور خاص سندھ اور محترمہ مبارکہ رفیق احمد صاحبہ ویسٹن ازلنگٹن کی نواسی ہے۔

سید عدیل محسن

12دسمبر 2022ء کو محض اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے احمدیہ فیونرل ہوم کینیڈا کے وقفِ نو مینیجر مکرم سید عبداللہ محسن صاحب اور محترمہ نادیہ محسن صاحبہ کو فرزندِ ارجمند سے نوازا ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و عنایت وقفِ نو کے لئے قبول فرمایا ہے اور نومولود کا نام "سید عدیل محسن" عطا فرمایا ہے۔

عزیزم سید عدیل محسن سلّمہ، مکرم سید ندیم احمد صاحب مرحوم اور محترمہ سمیرا ندیم صاحبہ Innisfil جماعت کے پوتے اور مکرم کریم احمد عزیز صاحب اور محترمہ فوزیہ کریم صاحبہ وان کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا کرے، انہیں خادم دین بنائے اور انہیں والدین کے لئے قرۃ العین ثابت کرے اور انہیں وقف کی حقیقی روح کے ساتھ پروان چڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعتذار

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ستمبر 2022ء سے جنوری 2023ء کے شماروں میں کلمہ طیّبہ لکھنے میں سہواً ٹائپنگ کی غلطی ہوئی ہے۔ مذکورہ مہینوں کے آن لائن شماروں میں غلطی کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ ادارہ اس نادانستہ غلطی پر دل کی گہرائی سے معذرت خواہ ہے۔

تیرا احسان اے فضل عمرؓ! ہم یاد رکھیں گی

محترمہ صدف علیم صدیقی صاحبہ، ریجائنا

ہوئے سو سال ہیں یوم تشکر ہم منائیں گی
ہیں ہم لجنہ اماء اللہ یہ دنیا کو بتائیں گی

خدا کی لونڈیوں کی یہ جماعت دیں سکھائے گی
صراطِ حق پہ اک دن ساری دنیا کو چلائے گی

کرے گی تربیت اولاد، جو دیں پہ فدا ہوں گے
یہ وقفِ نو کریں گے پیش خود کو جب جواں ہوں گے

یہ ہر چھوٹے پہ شفقت اور بڑے پہ رحم کرتی ہے
یہ ہے اک شیرنی ہرگز نہ جان دینے سے ڈرتی ہے

کہیں تبلیغ کرنی ہو یا پھر تعلیم دینی ہو
ہو کرنی تربیت یا پھر اشاعت دین کرنی ہو

یہ ہر شعبے میں اپنے ہنر کا جوہر دکھاتی ہے
جگر کے ٹکڑے اور سہاگ تک اپنے گنواتی ہے

کہیں زیور ہے دیتی اور کبھی جان تک لٹاتی ہے
خلیفہ کے سبھی حکموں پہ سر اپنا جھکاتی ہے

خدا کے مصلح موعودؓ کے دم سے ہوئی قائم
پھلے پھولے گی یہ لجنہ اماء اللہ سدا دائم

تیرا احسان اے فضل عمرؓ! ہم یاد رکھیں گی
عمل سے دیکھنا اپنے تجھے ہم شاد رکھیں گی

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ سلیمہ بھٹی صاحبہ

4/ نومبر 2022ء کو محترمہ سلیمہ بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب وان جماعت حلقہ کلائین برگ بعمر 79 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 6نومبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ 8نومبر کو بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب مذکور کے کہنے پر مکرم رشید احمد بھٹی صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے 35سال کا طویل عرصہ اپنے خاوند جو معلم وقف جدید تھے کے ساتھ میدان عمل میں گزارے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دونوں کی کوششوں کو بار آور کیا اور کئی سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

پسماندگان میں آپ کے خاوند مکرم رشید احمد بھٹی صاحب وان جماعت، تین بیٹیاں مکرمہ نصرت سلطان بھٹی صاحبہ پیس ویلیج، مکرمہ فضیلت بھٹی صاحبہ اور مکرمہ خالدہ بھٹی صاحبہ جرمنی، 5بیٹے مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب بریڈفورڈ، مکرم کلیم احمد بھٹی صاحب، مکرم طارق لقمان بھٹی صاحب وان، مکرم نسیم احمد بھٹی صاحب اور مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب جرمنی اور ایک بھائی مکرم غلام مصطفیٰ چوہدری صاحب بریڈفورڈ شامل ہیں۔

محترمہ ناصرہ محمودہ چوہدری صاحبہ

8/ نومبر 2022ء کو محترمہ ناصرہ محمودہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم ایاز غلام احمد چوہدری صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت 78سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 9/ نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں پونے دو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تین بجے تدفین کے بعد مکرم خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحومہ نے تین بیٹے مکرم کرشن احمد چوہدری صاحب وینکوور، مکرم لطف الرحمٰن صاحب، مکرم مظفر اقبال احمد صاحب امریکہ، تین بیٹیاں محترمہ مبشرہ مانگٹ صاحبہ وینکوور، محترمہ نازیہ ایاز صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور محترمہ ماریہ ایاز صاحبہ لندن انٹاریو یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ اپنی صاحبزادی محترمہ نازیہ ایاز چوہدری صاحبہ بریمپٹن ویسٹ کے ہاں مقیم تھیں۔ اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا کرے۔

محترمہ صفیہ شہناز خان صاحبہ

11نومبر 2022ء کو محترمہ صفیہ شہناز خان صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد خان صاحب نیو مارکیٹ جماعت بعمر 85سال اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 15نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔

پسماندگان میں آپ کے خاوند مکرم رشید احمد خان صاحب نیو مارکیٹ، ایک بیٹی مکرمہ لیلیٰ راحت خان صاحبہ نیو مارکیٹ، دو بھائی مکرم راشد حسین خان صاحب اور مکرم خالد حسین خان صاحب یو۔ ایس۔ اے اور دو بہنیں مکرمہ شاہدہ سہیل خان صاحبہ اور مکرمہ آمنہ ظفر احمد صاحبہ رچمنڈ ہل کینیڈا شامل ہیں۔

محترم ظفر احمد صاحب

11 نومبر 2022ء کو محترم ظفر احمد صاحب امریکہ جماعت بعمر 77سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 15نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ نفیسہ عابدہ صاحبہ امریکہ اور تین بیٹیاں مکرمہ مہناز خان صاحبہ، مکرمہ صدف شیخ صاحبہ امریکہ اور مکرمہ ثنا ظفر صاحبہ برینٹ فورڈ شامل ہیں۔

محترم مبارک احمد صاحب

14نومبر 2022ء کو محترم مبارک احمد صاحب وان جماعت حلقہ میپل بعمر 74سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 15نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق

رکھنے والے تھے۔ پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ عشرت نصیر صاحبہ پاکستان، تین بیٹے مکرم مظفر احمد صاحب بریمپٹن، مکرم ودود احمد صاحب ونی پیگ، اور مکرم محمود احمد صاحب میپل، دو بیٹیاں مکرمہ رضیہ سلطان صاحبہ پاکستان اور مکرمہ صالحہ امتہ الرحمن صاحبہ امریکہ اور دو بھائی مکرم عبدالحمید صاحب یو۔کے اور مکرم منیر احمد صاحب نیو مارکیٹ شامل ہیں۔

محترم مظفر احمد میاں صاحب

16نومبر 2022ء کو محترم مظفر احمد میاں صاحب آٹوا ایسٹ جماعت بعمر 70 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ 18نومبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ منیرہ ناہید مظفر صاحبہ آٹوا ایسٹ اور 6 بیٹے مکرم مزمل احمد میاں صاحب آٹوا ایسٹ، مکرم شمائل احمد میاں صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم محسن احمد میاں صاحب لیک ویو، مکرم احسن احمد میاں صاحب آٹوا ایسٹ، مکرم شان احمد میاں صاحب ہارٹ لیک اور مکرم امان احمد میاں صاحب نارتھ یارک شامل ہیں۔

محترم چوہدری ظفر احمد ورک صاحب

16نومبر 2022ء کو محترم چوہدری ظفر احمد ورک صاحب بیری ساؤتھ جماعت بعمر 83 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 18نومبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز نیشنل میں تدفین کے بعد مکرم بلال بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ طیبہ ورک صاحبہ بیری ساؤتھ، دو بیٹے مکرم عثمان حیدر ورک صاحب یو۔ایس۔اے اور مکرم چوہدری فاروق حیدر ورک صاحب بیری ساؤتھ، اور ایک بیٹی محترمہ سدرہ خان صاحبہ شامل ہیں۔

محترم نذیر احمد خان صاحب

19نومبر 2022ء کو محترم نذیر احمد خان صاحب وان جماعت حلقہ کلائین برگ بعمر 58 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 21نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ سمیعہ صدیقہ خان صاحبہ وان، دو بیٹے مکرم ولی احمد خان صاحب وان اور مکرم علی احمد خان صاحب، پانچ بہنیں محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ، محترمہ فرحت پروین صاحبہ، محترمہ مبارکہ جبار صاحبہ، محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ پاکستان اور محترمہ سعادت تحسین صاحبہ گویلمبری اور ایک بھائی مکرم ناصر احمد خان صاحب تھائی لینڈ شامل ہیں۔

محترم محمود احمد خالد صاحب

25نومبر 2022ء کو محترم محمود احمد خالد صاحب ملٹن ویسٹ جماعت بعمر 83 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 29نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ آپ سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ بشریٰ محمود خالد صاحبہ ملٹن ویسٹ، ایک بیٹے مکرم نوید احمد خالد صاحب ملٹن ویسٹ، دو بیٹیاں مکرمہ صبیحہ خالد صاحبہ ملٹن ویسٹ اور مکرمہ زونا خالد صاحبہ ملٹن ویسٹ اور دو بھائی مکرم مسعود احمد خالد صاحب اور مکرم حمید احمد خالد صاحب شامل ہیں۔

محترمہ عفت اویس صاحبہ

26نومبر 2022ء کو محترمہ عفت اویس صاحبہ اہلیہ مکرم اویس اکمل کھوکھر صاحب مرحوم ڈرہم ویسٹ جماعت بعمر 83 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 29نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کے والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب نے 35 سال تک بطور صدر جماعت بچیکی ضلع ننکانہ صاحب خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کے خاندان میں سے مکرم افضل کھوکھر صاحب شہید، مکرم اشرف کھوکھر صاحب شہید، مکرم کامران ارشد صاحب شہید، مکرم مظفر احمد صاحب شہید اور مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب شہید نے جام شہادت نوش کیا۔ مولانا عبدالرشید صاحب رازی مرحومہ کے کزن تھے۔

پسماندگان میں آپ کے بیٹے مکرم عدنان محمود صاحب ڈرہم ویسٹ، دو بیٹیاں مکرمہ شاہدہ فوزیہ صاحبہ یو۔ایس۔اے اور مکرمہ مبشرہ احمد صاحبہ رچمنڈ ہل کینیڈا اور دو بھائی مکرم محمد ارشد قمر صاحب بریمپٹن اور مکرم محمد اکرم اختر صاحب یو کے شامل ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔